ہفت روزہ

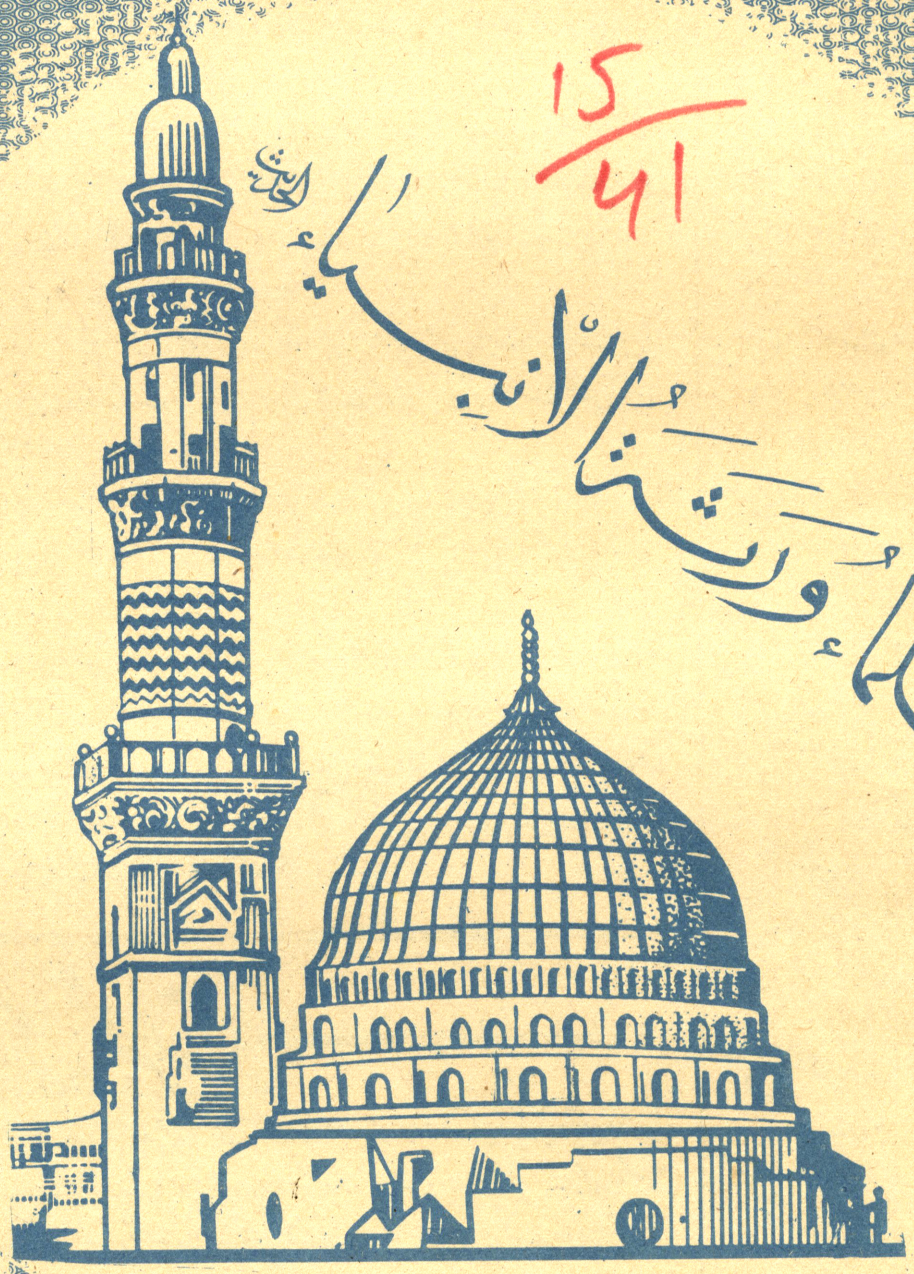
ترجمانِ اسلام

لاہور

مجلس ۱

پاکستان میں
حفاظتِ اسلام کا علمبردار

15/41



جلد نمبر ۱۵ | شمارہ نمبر ۴۱ | جمعہ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ۳ نومبر ۱۹۷۲ء | قیمت ۴۰ پیسے | بدلِ اشتراک: سالانہ ۲۰ روپے، ششماہی ۱۰ روپے

غریبوں کی امداد اور اسلام!

ابتدا میں مسلمان کمزور بھی تھے اور غریب بھی مگر اس حالت میں بھی محتاجوں اور غریبوں کی امداد میں اپنی جانیں لڑا دیا کرتے تھے، مکہ کی تیرہ سالہ زندگی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مخالف قوم کے یتیموں کی خبر گیری کرتے تھے، محتاجوں کی دستگیری فرماتے تھے، بیواؤں کی دیکھ بھال کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مخالف قوم کے سردار حبشہ کی طرف سے ہجرت کے لیے جاتے ہوئے واپس لے آئے اور عرض کیا آپ جیسا قومی ہمدرد ہم سے دور ہو جائے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

میدان جنگ سے بدر کے قیدی آئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صحابہ کرامؓ میں تقسیم فرما دیا، یہ کل کے دشمن تھے، انہوں نے صحابہ کرام کو ناقابل بیان تکلیفیں دی تھیں، لیکن اس کے باوجود صحابہ کرام نے ان قیدیوں کو اپنے مہمانوں کی طرح رکھا خود بھوکے رہتے انہیں کھلاتے، یہاں تک کہ قرآن پاک نے صحابہ کرام کے جذبہ ہمدردی کی تعریف فرمائی۔

قرآن کریم نے نفلی خیرات میں "جار جنب" اجنبی پڑوسی کا مستقل حصہ رکھا، اجنبی پڑوسی سے علاقی ایک جماعت کے نزدیک غیر مسلم محتاج ہے غرضیکہ اسلام نے محتاج اور ضرورت مند کی اعانت میں مسلم اور کافر کا فرق بالکل روا نہیں رکھا، اور پیغمبر اسلام اور آپ کے ساتھیوں نے ظلم وستم کے دور میں پوری فراخ دلی کا ثبوت دیا لیکن اس سارے عرصہ میں ایک واقعہ بھی ایسا نمودار نہیں ہوا کہ مسلمانوں نے کسی غریب مشرک پر پیسے کا دباؤ ڈال کر اسے اسلام لانے پر مجبور کیا ہو یا کسی وقت مسلمانوں کی یہ نیت رہی ہو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام کا واقعہ مشہور ہے، عمرؓ جیسے سخت آدمی جو دین کے معاملہ میں ذرہ برابر بھی مداہنت برداشت نہیں کرتے تھے، زندگی بھر اپنے عیسائی غلام پر مذہب حق قبول کرنے کے لیے دباؤ نہ ڈالا عیسائی ہونے کے جرم میں کبھی اس سے آنکھیں نہیں بدلیں اور جب وفات کا وقت قریب آیا تو اسے بلا کر فرمایا۔

میں تجھے آزاد کرتا ہوں، تجھے حق ہے کہ تو میرے بعد جس طرف جانا چاہے چلا جائے۔

اسلام مذہبی آزادی کا حامی، رائے اور ضمیر کی آزادی کا علمبردار وہ کسی طرح مذہب کے معاملہ میں لالچ اور خوف کا قائل نہیں ہو سکتا۔

وہ بھلائی کرنے کا حکم دیتا ہے دوست کے ساتھ بھی، اور دشمن کے ساتھ بھی صرف خدا کی رضا کے لیے اپنے مالک کی خوشنودی کے لیے۔ اسلام لالچ کی بات کیوں کرے تو اپنی صداقت پر ناز ہے، اپنی حقانیت پر بھروسہ ہے، وہ لوگوں سے صاف صاف کہتا ہے۔ **لتبلون فی اموالکم وانفسکم ولتسمعن من الذین اوتو الکتاب من قبلکم** (القرآن) ترجمہ۔ مسلمانو تمہیں تمہارے مالوں اور جانوں کے بارے میں آزمایا جائے گا۔ اور تمہیں مشرکین کی بڑی بڑی باتیں سننی پڑیں گی اور اہل کتاب کے منہ سے تکلیف دہ الزامات سن کر انہیں سہنا پڑے گا۔

درس وعبرت

- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کی دائیں جانب اور حضرت عمرؓ آپ کی بائیں جانب تھے آپؐ دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا کہ ہم اسی طرح قیامت کے دن اٹھیں گے
- حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ کو حضرت صدیقؓ پر فضیلت دے گا اس کی سزا درے ہیں۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ تقویٰ وطہارت میں اسلام کا مکمل نمونہ، احکام شریعت کی حد درجہ پابند اور دینی لحاظ سے انتہائی درجہ بلند شخص تھے۔ فقہ اور دینی امور میں آپ کو کمال حاصل تھا۔
- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ حضرت علیؓ ایک مسجد میں محراب کے نیچے کھڑے ایک انتہائی غمگین وحزین انسان کی مانند رو رہے تھے، رات کافی بیت چکی تھی۔ ان کے آنکھوں سے آنسو گر گر کر ڈاڑھی کو تر کر رہے تھے ان کی بے قراری کی کوئی حد نہ تھی، آپ زار و قطار رو رہے تھے اور کہہ رہے تھے" اے دنیا! کیا تو میرے قریب آسکتی ہے، ہرگز نہیں، میں نے تجھے طلاق دیدی
- ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعوت میں شریک ہونے کے لئے گھر سے نکلے، حسین گلی میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، رسول اللہؐ نے آگے بڑھ کر ہاتھ پھیلائے بچے نے ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر بھاگنا شروع کیا رسول اللہؐ بھی اسے ہنسا رہے تھے بالآخر آپ نے انہیں پکڑ لیا اور ایک ہاتھ ان کی گدی کے نیچے اور دوسرا ٹھوڑی کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا "حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں، اللہ اس شخص سے محبت کرے جس نے حسین سے محبت کی"۔

اس کا ضرور مطالعہ کر لیجئے

خبریں، اطلات، اور مضامین کی اشاعت کے لیے مندرجہ ذیل باتیں پیش نظر رکھیے

مضامین کے لئے

- مختصر، صاف، خوش خط، کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھے گئے ہوں۔
- ایک مکمل مضمون دو صفحوں سے زیادہ نہ ہو۔
- ایک مضمون دو قسطوں سے تجاوز نہ کرنے۔
- مضمون کی زبان صاف اور شائستہ ہو۔
- مضمون جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین اور پالیسی کے خلاف نہ ہو
- مضمون میں دیئے گئے حوالہ جات مکمل اور صاف وصحیح ہوں۔
- ایڈیٹر مضمون کو مختصر اور اس کی زبان کو درست کرنے کا حق رکھتا ہے۔
- ناقابل اشاعت مضمون اور مضمون کے مسودہ کی واپسی کا ادارہ ذمہ دار نہیں ہوگا۔
- ایڈیٹر کسی بھی مضمون کو ناقابل اشاعت سمجھ کر روک سکتا ہے۔
- شائع شدہ مضمون کے لیے ترجمان اسلام کی کاپی خود حاصل کی جائے۔
- مضمون میں بیان شدہ مواد کی ذمہ داری صاحب مضمون پر ہوگی۔

خبروں واطلات کیلئے

- جمعیۃ علماء اسلام کے مقامی عہدہ دار، امیر یا ناظم کی تصدیق اور دستخط کے ساتھ بھیجی جائیں۔
- مختصر، صاف، خوش خط کاغذ کے ایک طرف اور سطروں کے درمیان جگہ چھوڑ کر لکھیں۔
- جمعیۃ کے پیڈ پر یا جمعیت کی مہر کے ساتھ لکھی جائیں۔
- خبریں واطلاعات اگر ناقابل اشاعت ہوں گی تو روکی جاسکتی ہیں۔
- خبروں واطلاعات کی صحت وعدم صحت کی ذمہ داری ترسیل کنندہ پر ہوگی۔

اعلانات کیلئے

- مدرسوں اور جلسوں وغیرہ کے لیے مختصر اعلانات کے لیے جو ایک کالم میں پانچ سطروں سے تجاوز نہ کرتے ہوں، پیشگی دس روپیہ آنا ضروری ہے۔

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
مرتّب محمد حنیف ندیم

صراحت

احمد حسین کمال

آئینی سمجھوتہ کو کامیاب بنائیے

۲۵ سال کے بعد پاکستان کی تاریخ نے ایک نیا موڑ لیا ہے اور آئینی معاملہ پر ملک کی تمام سیاسی پارٹیوں نے زبردست فکری یک جہتی کا ثبوت دیا ہے بالخصوص مخالف سیاسی جماعتوں نے انتہائی وسعت نظر اور فراخ دلی کا مظاہرہ کر کے پاکستان کی تاریخ کے ایک ناممکن کام کو ممکنات کے دائرے میں پہنچا دیا ہے اور حکمران گروہ کو یہ موقعہ بہم پہنچایا ہے کہ ان متفقہ خطوط پر ملک کے دستوری ڈھانچہ کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔

چنانچہ اب اس مقصد کے حصول کے لئے حکمران عناصر کے پاس کسی عذر کی گنجائش نہیں رہ گئی ہے۔

۲۵ سال کے غیر آئینی سیاسی عمل نے قوم و ملت کے لئے سب سے اہم بات یہ بنا دی ہے کہ اسلامی اور جمہوری خطوط پر کم از کم ابتدائی نوعیت کا ایک آئینی نظام ملک میں نافذ و جاری ہو جائے۔ اور اسی ضرورت کے احساس نے حزب اختلاف کی جماعتوں کو اپنے اپنے جداگانہ موقفوں پر اڑے رہنے سے باز رکھا ہے۔

دراصل موجودہ آئینی سمجھوتہ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کی راہ باز کی ہے ورنہ اسلام کی روح کے سرتاپا مطابق آئین سازی کا فارمولا کارِ دیگر است۔ اور امید ہے کہ اگر یہ سمجھوتہ کامیاب ہو جاتا ہے تو جلد ہی ایک وقت ایسا آجائے گا جب ملک میں ایک مکمل اسلامی نظام برپا ہو سکے گا اور عوام مکمل جمہوری حقوق سے بہرہ ور ہو جائیں گے۔

درحقیقت ایسا آئینی سمجھوتہ ناگزیر ہو چکا ہے۔ گزشتہ چند ماہ کی سیاسی کشمکش نے سیاسی عمل کو ایک ایسے مقام پر پہنچا دیا تھا جہاں اگر اس قسم کا سمجھوتہ وجود میں نہ آتا تو تصادم و بحران کا وقوع غیر یقینی نہیں رہ گیا تھا۔

اس سمجھوتہ نے تصادم و بحران کے خطرہ کو ختم کر کے ایک بار پھر سیاسی عمل کو آگے بڑھا دیا ہے۔

سمجھوتہ نے آئین سازی کے لئے جو خطوط و حدود دیئے ہیں، ان سے ایک طرف سوشلزم و کمیونزم کی یلغار رک سکتی ہے اور دوسری طرف سیاسی عدم استحکام کا خاتمہ ہو کر نیا سیاسی نظام اسلامی خطوط پر استوار ہو سکتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام جدوجہد کا ہمیشہ یہ ہی مقصود رہا ہے کہ ملک اور عوام ہر قسم کے تصادم و بحران سے بچتے ہوئے جمہوری خطوط پر اسلامی نظام کی طرف بڑھیں۔

اس سمجھوتہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اس مقصود کی روح صاف صاف بول رہی ہے۔ اس وجہ سے یہ بات نامناسب نہیں سمجھی جائے گی کہ اس سمجھوتہ کے طے پانے پر سب سے زیادہ اور سب سے پہلے مبارکباد پانے کے مستحق حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ہیں جو جمعیۃ علماء اسلام کے اسلامی مقاصد اور مذکورہ مقصود کی نمائندگی کا فریضہ لیکر آئین ساز اسمبلی میں اور ایوان حکومت میں تشریف لے گئے ہیں۔ ان کے تدبر نے ایک بہت ہی مشکل کام کو آسان بنا دیا ہے۔ بلاشبہ اس مقصد کے حصول کے لئے دوسری جماعتوں کے نمائندوں نے اور حکومتی پارٹی یا بہ الفاظ صحیح جناب صدر بھٹو صاحب نے بھی جو کاوش اور مفاہمت کا رویہ اختیار کیا ہے وہ بھی کم قابل تحسین نہیں ہے۔

تاہم ہم یہاں اس اندیشہ کا اظہار کئے بغیر نہیں رہیں گے جو اکثر ایسے سمجھوتوں کے ذریعہ حکمران گروہ اپنی کوئی وقتی مشکل حل کر کے انہیں پس پشت ڈال دیا کرتا ہے موجودہ حکمران پارٹی کے لئے بھی یہ ایک آزمائش کا مرحلہ ہے۔

بدقسمتی سے سیاست کا مفہوم یہ سمجھا گیا ہے کہ وقتی طور سے کسی معاملہ کو حل کر لیا جائے اور بس۔ سیاسی کارگذاری سے ایک آمدہ مشکل کو ٹال دیجئے اور پھر اپنی پرانی روش پر چل پڑیے۔ فکر و عمل کا یہ انداز ماضی کے حکمرانوں نے ہمیشہ ظاہر کیا ہے۔ لیکن پاکستان جن خطرات اور نقصانات سے گذر کر موجودہ مقام پر کھڑا ہے، امید ہے کہ اس سے سبق لیتے ہوئے ہمارے موجودہ حکمران سیاست کے اس غلط مفہوم کو اپنی لغت سے قطعی خارج کر دیں گے اور

(ورق الٹیئے)

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبیداللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

موجودہ سمجھوتہ پر مبنی آئین ملک کو دینے میں کامیاب ہو جائینگے
(۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۲)

مصر اور روس کے تعلقات کا نیا دور

گذشتہ دنوں مصر اور روس کے باہمی تعلقات میں جن غلط فہمیوں نے راہ پالی تھی وہ مصر کے وزیر اعظم کے حالیہ روس کے دورہ سے ختم ہو گئی ہیں۔

مصر نے گزشتہ دنوں روسی ماہرین کو اپنے ملک سے واپس بھیج کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ مصر پر روس کے سیاسی اور فوجی اثرات قطعی نہیں ہیں اور وہ کسی طرح بھی روس کے دباؤ کو قبول کئے ہوئے نہیں ہے۔ روسی ماہرین کے اخراج اور روس کے بعض رویوں پر مصر کی طرف سے نکتہ چینی کا بھی روس نے کوئی ایسا نوٹس نہیں لیا، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہو کہ روس مصر کے معاملات میں کسی قسم کی مداخلت کا حق رکھتا ہو۔

درحقیقت شروع سے مصر و روس کے تعلقات کا دائرہ بس اتنا ہی رہا ہے کہ ایک ملک نے دوسرے ملک سے اقتصادی اور فنی امداد چاہی اور اس ملک نے یہ امداد غیر مشروط طور پر فراہم کر دی۔

تاہم مغربی طاقتوں بالخصوص امریکی سامراج نے خود بھی اور اپنے گماشتوں کے ذریعہ ہمیشہ یہ پروپیگنڈا کیا کہ مصر روس کا طفیلی ملک بن گیا ہے۔ لیکن صدر جمال عبدالناصر مرحوم کی زندگی میں بھی اس پروپیگنڈے کے تار بکھرتے رہے اور اب صدر سادات نے بھی اس پروپیگنڈا کو غلط اور بے بنیاد ثابت کر دیا ہے۔

بعض لوگ بڑی حیرانی سے یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر روس کی کوئی شرط نہیں ہے تو وہ پھر امداد کیوں دیتا ہے۔ اس لئے کہ ان سوال کرنے والوں کی نظر میں امریکی امداد ہوتی ہے۔ جو نہ صرف مشروط ہوتی ہے، بلکہ ایک حد تک امداد پانے والے ملکوں کو امریکی سیاست و ثقافت کا تابع بنا لیتی ہے۔ چنانچہ یہ لوگ نہیں سمجھ پاتے کہ کوئی ملک اپنے کسی مفاد کو مدنظر رکھے بغیر اور بنا کسی شرط کے کسی ملک کی امداد کیوں کرے گا۔ حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ چین نے ہمیشہ پاکستان کی امداد کوئی شرط عائد کئے بغیر کی ہے اور اب بھی کرتا رہتا ہے۔

دراصل روس و چین کے نزدیک کسی ملک کی غیر مشروط امداد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ان کی حریف سامراجی طاقتیں ان ملکوں میں بے اثر ہو سکتی ہیں اور ان سے غیر مشروط امداد پانے والے ملک اپنی پالیسیاں غیر جانبدار رکھنے میں کامیاب ہو سکتے۔

چنانچہ یہ امر بجائے خود ہزار فائدوں سے زیادہ فائدہ والا ہے۔

مصر نے تو روس کی امداد کے باوجود اپنے یہاں کمیونزم کے ذرا بھی پاؤں نہیں جمنے دیئے ہیں۔ حتیٰ کہ مصر میں روس کا وہ اشتراکی لٹریچر بھی درآمد نہیں ہوتا جو ہمارے ملک میں چین کے اشتراکی لٹریچر کے ساتھ ساتھ شہروں، دیہات اور گلیوں بازاروں میں ڈھیروں کی صورت میں دستیاب ہو جاتا ہے۔

پھر یہ کہ مصر نے روس کی امداد کا دائرہ کسی طرح بھی اسرائیل کے ساتھ جنگ میں ایک رفیق کی حیثیت سے پھیلنے نہیں دیا، چاہے ہزیمت گوارا کر لی۔

تاہم مصر کو روس کی فنی امداد کی ہنوز ضرورت ہے اسرائیل کا رویہ بھی ابھی تک جارحانہ ہے اور امریکہ کی پالیسی کھلم کھلا یہود نواز ہے۔ ان حالات میں مصر اپنی تیاریوں سے غفلت نہیں برت سکتا۔

چنانچہ یہ بات خوش آئند بھی جانے گی کہ گزشتہ دنوں مصر اور روس کے تعلقات اس حد تک نہیں بگڑ گئے تھے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہو جاتی۔ اور اب مصری وزیر اعظم کے دورہ کے بعد غلط فہمیوں کا رفع ہو جانا نیک شگون ہے

اس سے اسرائیل کی اس خوش فہمی کو دھکا لگے گا جو اس نے مصر اور روس کے تعلقات میں حالیہ کشیدگی سے قائم کر کے یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ اب مصر جلد ہی اسرائیل کے آگے جھک جائے گا۔ اور امریکہ کو بھی یہ توقع نہیں رہے گی کہ وہ مصر کو بے یار و مددگار پا کر اسرائیل کے ساتھ اپنی شرائط پر سمجھوتہ کرانے میں کامیاب ہو جائے گا۔

فی الحقیقت مصر کے لئے اور عرب دنیا کے لئے آج بھی جمال عبدالناصر مرحوم کی پالیسیاں ہی کارگر ہیں۔ ان سے انحراف قومی ہلاکت کا باعث بن سکتا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ مغربی سامراج اور اسرائیل کا پوری عرب دنیا کو ہمیشہ کے لئے اسرائیل کی ماتحت ریاستیں بنا دینے کا منصوبہ جسے ۱۹۶۰ء تک پایۂ تکمیل تک پہنچا دینے کی سازش تھی۔ صرف جمال عبدالناصر مرحوم کی بروقت پالیسی اور اقدام سے ناکام ہوا ہے۔ اور پھر یہ ہی مخفوبہ جسے ۱۹۶۷ء میں بروئے کار لانے کی کوشش کی گئی تو آخر مصر کو ہزیمت اٹھانی پڑی۔ لیکن یہ ناپاک منصوبہ پھر ناکام ہو گیا۔ امید ہے کہ ناصر کے بعد ان کے جانشین اس سازش کی حقیقت سے بے پرواہ نہیں رہیں گے کہ آج بھی مغربی طاقتیں اور اسرائیل کی دلی تمنا یہ ہی ہے کہ عرب سیاسی اور اقتصادی اعتبار سے ہمیشہ کے لئے ان کے غلام بنے رہیں۔ چنانچہ ان کی اب بھی یہ ہی کوشش ہے کہ بحر روم اور مشرق وسطیٰ میں طاقت کا توازن ان کے پاس رہے۔ جبکہ ناصر مرحوم کی پالیسیوں نے طاقت کا یہ توازن تقسیم کر کے عربوں کو مستحکم، مضبوط اور آزاد ہو جانے کا موقعہ فراہم کر دیا ہے۔ اگر یہ توازن ذرا بھی ایک طرفہ صورت اختیار کر گیا تو عربوں کے لئے ناقابل بیان مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔

(۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۲ء)

ویتنام میں امریکی سیاست کا خاتمہ

آخر کار ویتنام میں امریکہ کی تمام پالیسیاں اپنے انجام کو پہنچ رہی ہیں۔ دنیا کی جدید سیاسی تاریخ میں شاید ہی کسی بڑی طاقت کو اتنی بڑی ناکامی اور مایوسی کا سامنا کرنا پڑا ہو۔

ویت نام میں امریکی سیاست کی ناکامی اور آخری انجام کے بعد جنوب مشرق کا یہ علاقہ امن و چین سے آشنا ہو جائے گا اور وہاں ایک نئے دور کا آغاز ہو سکیگا تاہم اس کا دارومدار اس علاقہ کی دو بڑی طاقتوں چین اور جاپان کے رویوں اور اندازوں پر ہے۔ یہ دونو ملک آئندہ جو پالیسیاں اختیار کریں گے۔ اس کے مطابق اس علاقہ کے حالات میں تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

حال ہی میں چین اور جاپان ایک دوسرے کے قریب آئے ہیں اور اپنی پرانی پچاس سالہ کشمکش کے خاتمہ پر رضامند ہو گئے ہیں۔ یہ اچھی علامت ہے۔ جب یہ علاقہ امریکی اثرات سے خالی ہو جائے گا تو یقیناً خوشگوار اور بہتر مفاہمت کی فضا پیدا ہو سکے گی۔

(۲۷ر اکتوبر ۱۹۷۲ء)

بوری کمپاؤنڈ حالی روڈ حیدرآباد سندھ
مالکان ہوٹل نے جمعیۃ کی اپیل پر ہوٹل بند کر دیئے

بوری کمپاؤنڈ میں ہمیشہ رمضان المبارک میں ہوٹل کھلے رہتے تھے، مگر جب جناب مفتی محمود صاحب نے کراچی میں اعلان فرمایا کہ صوبہ سرحد میں رمضان شریف کے احترام میں دن کو سب ہوٹلوں کو بند رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو اس پر بوری کمپاؤنڈ کی شاخ جمعیۃ علماء اسلام نے جلسہ کیا اور ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جنہوں نے مالکان ہوٹل سے گذارش کی کہ آپ اسلامی قانون کے نفاذ میں اور اس پر عمل کرنے میں جمعیۃ سے تعاون کریں اور اس ماہ مبارک کے احترام میں اپنے ہوٹلوں کو بند رکھیں۔ جس پر سب ہوٹل مالکان نے اپنے ہوٹلوں کو فوراً بند کر کے اسلامی مساوات کی مثال قائم کی۔ جمعیۃ علماء اسلام ان سب تعاون کرنے والوں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

(ڈاکٹر سید زین گل امیر)

مدرسہ کریمیہ کے لئے
اپیل

مدرسہ کریمیہ چک ۷۹/۱۰ء میں جناب صوفی عبدالکریم صاحب اور مولانا قطب الدین صاحب نے قائم کیا تھا انہوں نے مسجد کے احاطے میں چار پختہ کمرے تعمیر کرائے اور تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ جنگ کے بعد یہ مدرسہ بند ہو گیا۔ کیونکہ بارڈر کے نزدیک تھا۔ اب چک والوں نے احساس کر کے مدرسہ شروع کر دیا ہے۔ اس وقت مدرسہ میں ۷۵ طلباء زیر تعلیم ہیں۔ تین استاد کام کر رہے ہیں۔ مخیر حضرات سے امداد کی پرزور اپیل ہے۔

ترسیل زر کا پتہ

مولانا محمد علی مہتمم مدرسہ کریمیہ چک نمبر ۷۹/۱۰
اہل حلقہ ہارون آباد
ضلع بہاولنگر

آئین میں مسلمان کی تعریف میں ختم نبوّت پر ایمان لازمی شرط قرار دیا جائے گا

مسلمان کی تعریف سورۂ بقر کے ۵ مطابق کی جائے گی

خدا، اس کے رسول، آخرت اور ختم نبوّت پر ایمان رکھنے والا ہی مسلمان ہوگا۔ مفتی محمود

لاہور ۱۲ر اکتوبر (نامہ نگار خصوصی) مولانا مفتی محمود وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد نے انکشاف کیا ہے کہ مستقل دستور میں مسلمان کی واضح تعریف شامل ہوگی۔ جن میں منجملہ دیگر شرائط کے یہ شرط بھی شامل ہوگی کہ اس کا ختم نبوت پر پورا پورا ایمان ہو۔ لاہور ٹیلیویژن سے مفتی محمود کا ایک انٹرویو ٹیلی کاسٹ کیا گیا جس میں انہوں نے دستوری سمجھوتے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ پہلی مرتبہ اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیا جائے گا۔ جو دوسرے اسلامی ملکوں کا طرۂ امتیاز ہے اور یہ عوام کی خواہشات کے عین مطابق ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ مستقل آئین میں مسلمان کی تعریف بھی شامل ہوگی۔ چنانچہ صدر کے لئے یہ شرط لگائی جائے گی کہ وہ حلف اٹھاتے وقت اس امر کا اعلان کرے کہ وہ مسلمان ہے اور اس کا خداوند تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت، اس کے رسولوں، آخرت اور ختم نبوت پر ایمان ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسلمان کی تعریف سورۂ بقر کے مطابق کی جائے گی۔ مفتی محمود نے صدر بھٹو کو خراج تحسین ادا کیا اور کہا کہ یہ ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ایک ایسا دستور سمجھوتہ ہوگیا ہے جس سے دستور سازی کا کام آسان ہو جائے گا۔ انہوں نے صوبوں کے اختیارات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سوال پر بھی فریقین نے وسعت قلبی کا ثبوت دیا ہے اور اس بارے میں بھی جو اتفاق رائے ہوا ہے اس سے ملک میں غیر یقینی اور مایوسی کی فضا کا خاتمہ ہو جائے گا اور ملک میں اتحاد اور یک جہتی پیدا ہوگی۔

صوبہ سرحد کے عوام ملک کے خلاف سازشوں کو ناکام بنا دینگے، مفتی محمود

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی محمود نے کہا ہے کہ سرحد کے عوام ایسی تمام تحریکوں اور سازشوں کو ناکام بنا دینگے، جن کا مقصد مادر وطن کو نقصان پہنچانا ہے۔ وہ ..... نمک منڈی بازار میں ایک جلسۂ عام سے خطاب کر رہے تھے مفتی محمود نے کہا کہ صوبے کے عوام ملک کی سالمیت اور یک جہتی کا دفاع کرنے کے لئے کافی طاقت رکھتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ نیپ اور جمعیۃ علماء اسلام ہی کی کوششیں تھیں کہ آئینی سمجھوتے میں اسلامی دفعات کو شامل کیا گیا۔

حکومت سرحد کے تمام اراکین روزے رکھ رہے ہیں

صوبہ سرحد کے گورنر ارباب سکندر خاں، وزیر اعلیٰ مفتی محمود اور ان کی کابینہ کے دیگر تمام وزراء باقاعدگی سے روزے رکھ رہے ہیں۔ تمام تراویح پڑھتے ہیں۔ باقاعدگی سے تلاوتِ کلام پاک کرتے ہیں۔ یہ بات آج یہاں وزراء کے ذاتی عملہ سے رابطہ قائم کرنے پر معلوم ہوئی۔ گورنر، وزیر اعلیٰ رات گئے تک کلام پاک کی تلاوت کرتے ہیں۔

نجی املاک سرکاری تحویل میں لینے کا آرڈیننس واپس لیا جائے، سرحد کابینہ کی سفارش

سرحد کابینہ نے صوبائی گورنر سے سفارش کی ہے کہ بلا معاوضہ

حالات وواقعات

نجی املاک کو سرکاری تحویل میں لینے کا حالیہ آرڈیننس واپس لیا جائے۔ یاد رہے کہ اس آرڈیننس کی حکومت کے ساتھ ساتھ حزب اختلاف کے ارکان نے سخت مخالفت کی تھی اور جمعیۃ کی صوبائی مجلس شوریٰ نے آرڈیننس کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے اسے واپس لینے کا مطالبہ کیا تھا۔

رمضان کا احترام نہ کرنے پر جرمانہ

صوبائی حکومت کے نافذ کردہ احترام رمضان آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے کے الزام میں کل تین افراد پر پانچ پانچ سو روپے جرمانہ کیا گیا۔ اسپیشل ٹریفک مجسٹریٹ نے لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی کینٹین میں ملزمان کو کھاتے ہوئے پکڑ لیا تھا۔ یہ روزہ افراد کو کھانے پینے کی چیزیں فراہم کرنے کے الزام میں کینٹین منیجر پر بھی جرمانہ کیا گیا۔ ان ساری پابندیوں کے باوجود ایک ریسٹورنٹ میجر کا ہوٹل جو صدر روڈ پر واقع ہے مستقل کھلا رہتا ہے جس کے لئے یہ عذر پیش کیا گیا ہے کہ یہ غیر ملکیوں کے لئے کھلا رہتا ہے حالانکہ یہ ہوٹل کا پاک مقامی ہوتے ہیں۔

محکمہ محافظین ملّت

سرحد پولیس ایسوسی ایشن نے تجویز کیا ہے کہ محکمہ پولیس کا نام بدل کر محکمہ محافظین ملّت رکھ دیا جائے۔ کانسٹبل کو محافظ اور انسپکٹر جنرل کو محافظ اعلیٰ کہا جائے۔ ایسوسی ایشن نے یہ تجاویز اپنے ..... ایک اجلاس میں منظور کی ہیں۔

پولیس ایسوسی ایشن کے ذرائع نے اس سلسلے میں بتایا کہ یہ تجویز مولانا مفتی محمود کی حکومت کے اس نقطۂ نظر کے تحت پیش کی گئی ہے کہ تمام قوانین وضوابط کو اسلامی بنایا جائے

ڈیرہ اسماعیل خاں کے طلباء کا مفتی محمود کے حق میں جلوس

پوسٹ گریجویٹ کالج ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے طالب علموں نے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود کے حق میں ایک جلوس نکالا جس کی قیادت طلباء یونین کے جنرل سیکرٹری محمد منیر اور پیر عبدالقیوم شاہ نے کی۔ انہوں نے کالجوں کی انتظامیہ پر سخت نکتہ چینی کی۔ جس نے اپنے ناپاک مقاصد کی تکمیل کی خاطر طالب علموں کو دو گروپوں میں منقسم کر دیا ہے۔ انہوں نے یہ الزام بھی عائد کیا کہ ان کا کالج مرکزی تحویل میں دیا جا رہا ہے۔ طلباء کے جلوس نے مفتی محمود زندہ باد کے نعرے لگائے۔

بھارت پاکستان میں تخریبی کارروائیاں کر رہا ہے

لندن ۲۶ر اکتوبر (بی بی سی) نمائندہ بی بی سی نے اسلام آباد سے اطلاع دی ہے کہ صدر بھٹو نے ہالینڈ کے اخبار نیلس کے انٹرویو میں اگرچہ تفصیل میں پڑنے کی ضرورت محسوس نہیں کی لیکن انہوں نے اشاروں اور کنایوں سے واضح کر دیا ہے کہ شملہ معاہدہ کے باوجود بھارت پاکستان میں تخریبی کارروائی کر رہا ہے اور فتنہ وفساد کی آگ بھڑکا رہا ہے۔ نامہ نگار نے لکھا ہے کہ صدر بھٹو نے سندھ کے لسانی جھگڑے اور صنعتی بدامنی کا جو ذکر کیا ہے۔ اس میں انہوں نے بھارت کا نام اعلانیہ طور پر تو نہیں لیا لیکن ان کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ ان کا اشارہ بھارت کی طرف ہے

پارلیمانی لیڈروں کے مابین طے پانے والے آئینی سمجھوتہ

کا مکمل متن

آئینی امور پر پارلیمانی لیڈروں کے معاہدے کے بارے میں وزیر قانون مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ نے یہ اعلان جاری کیا ہے :-

پارلیمانی پارٹیوں کے رہنماؤں کا جو اجلاس صدر پاکستان نے طلب کیا تھا۔ وہ ۱۷ اکتوبر کو شروع ہوا، اور ۱۸-۱۹ اور ۲۱ اکتوبر کو پریذیڈنسی میں جاری رہا۔ اجلاس میں ان زعماء نے شرکت کی۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو صدر پاکستان۔ مسٹر جسٹس رحیم وزیر صدارتی امور۔ ڈاکٹر مبشر حسن وزیر خزانہ (صرف ۱۹ اکتوبر کے اجلاس میں شریک ہوئے) شیخ محمد رشید وزیر صحت۔ مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ وزیر قانون، پارلیمانی امور۔ مسٹر رفیع رضا صدر کے خصوصی معاون ملک محمد اختر ایم این اے (پی پی پی) مسٹر یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل آف پاکستان (صرف ۱۹ اور ۲۱ اکتوبر کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ مسٹر عبدالقیوم خان ایم این اے (قیوم لیگ) ارباب سکندر خان خلیل ایم این اے نیپ گورنر سرحد، میر غوث بخش بزنجو ایم این اے نیپ گورنر بلوچستان مسٹر غلام فاروق ایم این اے نیپ وزیر خزانہ سرحد۔ مولانا مفتی محمود ایم این اے جمعیۃ علماء اسلام۔ وزیر اعلیٰ سرحد (صرف ۱۷ اور ۲۱ اکتوبر کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ سردار شوکت حیات ایم این اے کونسل مسلم لیگ، میجر جنرل (ریٹائرڈ) جمال دار خان ایم این اے (مرکز کی تحویل میں قبائلی علاقوں کے نمائندے۔ شاہ احمد نورانی ایم این اے جمعیۃ علماء پاکستان، پروفیسر غفور احمد ایم این اے جماعت اسلامی۔ مسٹر شیر باز مزاری ایم این اے (آزاد)

ان اجلاسوں میں مکمل اتفاق رائے سے جو فیصلے ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے :-

(۱) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت ہوگا، اور حکومت قومی اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوگی۔

(۲) تمام امور سلطنت صدر کے نام پر طے پائیں گے لیکن پیچیف ایگزیکٹو وزیر اعظم ہوگا۔

(۳) قومی اسمبلی اپنے ارکان میں سے ایک رکن کو وزیر اعظم منتخب کرے گی اور صدر انہیں حکومت بنانے کی دعوت دیں گے۔

(۴) وزیر اعظم کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ کسی وقت بھی قومی اسمبلی توڑنے کا مطالبہ کر سکیں۔ حتیٰ کہ یہ حق انہیں اس وقت بھی حاصل ہوگا۔ جب ان کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک زیر بحث ہو۔

(۵) ملک میں مستحکم نظام حکومت کے قیام کے لئے درج ذیل شقیں آئین میں شامل کی جائیں گی اور ان کا اطلاق صوبائی قانون ساز اداروں پر بھی بعینہٖ ہوگا۔

(ا) وزیر اعظم کے خلاف اس وقت تک تحریک عدم اعتماد پیش نہیں کی جا سکے گی۔ جب تک کہ اس قرارداد عدم اعتماد میں کسی دوسرے رکن اسمبلی کو وزیر اعظم کے جانشین کے طور پر نامزد نہ کیا گیا ہو۔

(ب) بجٹ اجلاس میں تحریک عدم اعتماد پیش نہیں کی جا سکے گی۔

(ج) جب ایک مرتبہ ایک قرارداد عدم اعتماد مسترد ہو جائے تو پھر کم از کم چھ ماہ تک ایسی قرارداد دوبارہ پیش نہیں کی جا سکے گی۔

(د) پہلے پندرہ سال کے لئے یا تین عام انتخابات کی مدت کے دوران (ان میں سے جو عرصہ بھی طویل ہو) قرارداد عدم اعتماد اس وقت تک مسترد تصور ہوگی جب تک کہ اسے قومی اسمبلی کے تمام ارکان کی دو تہائی کی حمایت حاصل نہ ہو۔

(۶) وزیر اعظم قومی اسمبلی کا رکن ہوگا۔ دوسرے وزراء قومی اسمبلی یا سینیٹ میں سے بھی لئے جا سکتے ہیں۔ تاہم یہ امر ملحوظ رہے گا کہ سینیٹ کے لئے وزراء کی تعداد کابینہ کے تمام وزراء کی تعداد کے ایک چوتھائی سے نہ بڑھے۔

(۷) ملک میں قومی پارلیمنٹ ہوگی۔ جس کے دو ایوان ہوں گے۔ ایوان زیریں کو قومی اسمبلی اور ایوان بالا کو سینیٹ کہا جائے گا۔

قومی اسمبلی (ایوان زیریں) کی ہیئت ترکیبی

(۸) قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد ۲۱۰ ہوگی۔ یہ براہ راست بالغ رائے دہی کی بنیاد پر چنے جائیں گے۔ اس کے علاوہ دس سال کے لئے خواتین کی دس محفوظ نشستیں ہوں گی جنہیں متعلقہ صوبوں سے ارکان قومی اسمبلی منتخب کریں گے۔

(۹) صوبوں، مرکز کی تحویل میں قبائلی علاقوں اور وفاقی دارالحکومت کے علاقہ میں قومی اسمبلی کی نشستوں کا تعین آبادی کی بنیاد پر کیا جائے گا اور اس مقصد کے لئے وفاقی قانون نافذ کیا جائے گا۔

سینیٹ (ایوان بالا) کی تشکیل

(۱۰) ایوان بالا میں ۶۰ ارکان ہوں گے۔ ہر صوبے سے چودہ ارکان لئے جائیں گے۔ وفاقی دارالحکومت مرکز کی تحویل میں قبائلی علاقوں سے بھی دو دو اصحاب اس ایوان کے ارکان ہوں گے۔

(۱۱) سینیٹ کے ارکان کے انتخاب کا طریق کار یہ ہوگا

(ا) چاروں صوبوں میں، ان صوبوں کے ارکان اسمبلی سینیٹ کے ارکان کا انتخاب کریں گے۔ ہر رکن کو چودہ افراد کے حق میں ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ تاکہ متعلقہ صوبوں میں برسر اقتدار پارٹیوں کو سینیٹ میں مناسب نمائندگی مل سکے۔

(ب) مرکز کی تحویل میں قبائلی علاقوں سے ارکان کا انتخاب قبائلی علاقوں کے ارکان اسمبلی کریں گے اور.....

(ج) وفاقی علاقے کے سینیٹ ارکان کے انتخاب کے لئے نامزدگی ہوگی۔ اور اس کا طریق کار صدر، وزیر اعظم کے مشورے سے طے کریں گے۔

(۱۲) قانون سازی کی دو فہرستیں ہوں گی۔ وفاقی فہرست اور صوبائی فہرست۔

(۱۳) باقی ماندہ امور پر قانون سازی کا اختیار صوبوں کو ہوگا۔

(۱۴) قانون سازی کی وفاقی فہرست مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہوگی۔

(۱) جنگ یا امن میں وفاق یا اس کے کسی حصے کی دفاعی ذمہ داریاں۔ دفاق کی بحری فوج، بری فوج اور فضائیہ یا کوئی مسلح فورس جو فیڈریشن نے قائم کی ہو۔ ایسی آرمڈ فورسز جو فیڈریشن کی قائم کردہ تو نہیں لیکن وہ فیڈریشن کی فوج کے ساتھ کسی طور منسلک ہیں وہ بھی اسی فہرست میں ہوں گی سنٹرل انٹیلی جنس بیورو، پاکستان کی سلامتی، دفاعی یا خارجی امور کے ضمن میں امتناعی نظر بندی کے اختیارات وفاقی قانون کے تحت قومی تحویل میں لی گئی ایسی صنعتیں جو جنگی مقاصد کے لئے ضروری سمجھی جائیں (۲) بری، فضائی اور بحری فوج کے زیر انتظام تعمیراتی کام، چھاؤنیوں کے علاقوں میں لوکل سیلف گورنمنٹ، ان کی حد بندی اور معاملات کی تعمیر۔

(۳) امور خارجہ، معاہدوں پر عملدرآمد، مجرموں کا تبادلہ جس میں ان ملازموں کے معاملات بھی شامل ہیں، جو پاکستان سے باہر ہیں۔

(۴) کرنسی سکہ اور زر کاغذی (۵) فیڈریشن کے سرکاری قرضے۔ جن میں وفاق کے اجتماعی فنڈ کی ضمانت پر قرضے لینے کے اختیارات، غیر ملکی قرضے اور غیر ملکی امداد شامل ہے (۶) ڈاک اور تار بیتول ٹیلی فون، وائرلیس، نشریات، دیگر مواصلاتی وسائل، ڈاک خانہ جات اور سیونگ بنکس (۷) فیڈرل پبلک سروسز اور فیڈرل پبلک سروس کمیشن (۸) وفاقی پنشنیں (۹) فیڈریشن کی ضروریات کے لئے حاصل کی گئی اراضی، عمارات اور ان کے تعمیراتی منصوبے (بندرگاہیں اور بحریہ کے تعمیراتی کام اس کے علاوہ ہیں) جہاں تک صوبوں میں واقع املاک کا تعلق ہے ان پر بالعموم صوبائی قانون ہی نافذ ہوگا الا یہ کہ وفاقی قانون میں اس سے متعلق کوئی حکم دیا گیا ہو (۱۰) لاٹریاں، عجائب گھر اور وفاق کی مالی امداد سے چلنے والے دیگر ادارے (۱۱) وفاقی محتسب عام (۱۲) وفاقی سروے جس میں ارضیاتی جائزے اور محکمہ موسمیات سے متعلق ادارے شامل ہیں

(۱۳) مردم شماری

(۱۴) پاکستان داخلہ، ملک سے باہر روانگی یا پاکستان

سے اخراج جن میں غیر پاکستانی افراد کی ملک کے اندر نقل و حرکت کے قواعد بھی شامل ہیں۔ سفر حج، زیارت کے لئے بیرون ملک مقامات تک آمد و رفت۔

۱۵- بندرگاہی قرنطینہ، ملاحوں کے ہسپتال اور قرنطینہ سے متعلق ہسپتال۔

۱۶- ملک کی سرحدوں سے باہر درآمد و برآمد جیسا کہ وفاقی حکومت وضاحت کرے گی۔ بین الصوبائی تجارت، بیرونی ممالک سے تجارت، ملک سے برآمد کی جانے والی اشیاء کا معیار

۱۷- ریلوے

۱۸- فوجی و سول جہاز رانی جس میں ملکی حدود کے اندر جہاز رانی بھی شامل ہے، سمندری حدود کا تعین۔

۱۹- بندرگاہیں، بندرگاہوں کی حدود کا تعین وغیرہ اور بندرگاہی حکام کے اختیارات کا تعین۔

۲۰- ماہی گیری اور اپنی سمندری حدود سے باہر ماہی گیری

۲۱- طیارہ رانی اور طیارے، ہوائی اڈوں کا قیام فضائی ٹریفک کے قواعد اور ہوائی اڈوں سے متعلق احکامات۔

۲۲- لائٹ ہاؤس جن میں روشنی کے جہاز بھی شامل ہیں اور جہازوں یا طیاروں کی سلامتی کے لئے دوسرے اقدامات

۲۳- بحری جہازوں اور طیاروں کے ذریعہ آمد و رفت اور مال برداری۔

۲۴- کاپی رائٹ، ایجادات، ڈیزائن، ٹریڈ مارکس اور دیگر تجارتی نشانات۔

۲۵- زرمبادلہ، چیک، بلز آف ایکس چینج، پرونوٹ، اور اس قسم کی دیگر دستاویزات

۲۶- افیون کی فروخت و برآمد

۲۷- معدنی تیل، قدرتی گیس اور دوسرے مملک آتشگیر مائعات۔

۲۸- کارپوریشنیں

تجارتی کارپوریشنوں کے قیام، ان کے چلانے اور ختم کرنے کے قواعد و ضوابط بشمول بنکنگ انشورنس اور ڈیلیاتی ادارے۔ لیکن ان میں وہ کارپوریشنیں شامل نہیں ہوں گی، جو کسی صوبے کی ملکیت یا زیر کنٹرول ہیں اور اسی صوبے کی حدود کے اندر کام کر رہی ہیں۔ مثلاً امداد باہمی کی انجمنیں وغیرہ ایسی کارپوریشنیں جن کا دائرہ کار کسی خاص صوبے تک محدود نہیں وہ اس ذیل میں نہیں آئیں۔ یہ وفاق کے زیر انتظام ہوں گی۔ یونیورسٹیاں صوبوں ہی کے ماتحت ہوں گی

۲۹- مفاد عامہ سے متعلق صنعتوں کا فروغ۔ صدر یا ان کے کسی نمائندے کی نگرانی میں چلنے والے ادارے، انجمنیں اور کارپوریشنیں جن میں مسابقتی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن وغیرہ کی زیر نگرانی منصوبے سکیمیں ذیلی ادارے اور صنعتیں۔

۳۰- ایٹمی توانائی اس سے متعلق معدنی وسائل ایٹمی توانائی کی پیداوار و استعمال اور تابکاری کے مسائل۔

۳۱- بیمہ کا قانون اور بیمہ کمپنیوں کے کاروبار کے قواعد و ضوابط صوبائی حکومتوں کی انشورنس بزنس اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۲- سٹیٹ بنک آف پاکستان بنکنگ اور بنکوں سے متعلق قواعد صوبوں کے زیر کنٹرول اور ان کی حدود کے اندر کام کرنے والی کارپوریشنوں کا بنکنگ کا کاروبار اس سے مستثنیٰ ہے۔

۳۳- سٹاک ایکسچینج اور مستقبل کی وہ تمام مارکیٹیں جو کسی خاص صوبے تک محدود نہیں رہیں گی۔

۳۴- کسی ایک صوبے کی پولیس کے ارکان کو دوسرے صوبے کی حدود میں داخل ہو کر طاقت استعمال کرنے کے اختیارات وفاق کی جانب سے ملیں گے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ متعلقہ صوبائی حکومت سے اس امر کی رضامندی حاصل کرنا ضروری نہیں ہوگا۔ ایک صوبے کی پولیس کے ارکان کو دوسرے صوبوں میں ریلوے حدود میں فرائض ادا کرنے کے اختیارات میں توسیع بھی وفاق کی طرف سے مل سکے گی۔

۳۵- صدر مملکت نائب صدر (بشرط ضرورت) قومی اسمبلی، سینٹ، صوبائی اسمبلیوں، چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشن کے انتخابات

۳۶ صدر مملکت نائب صدر قومی اسمبلی اور سینٹ کے سپیکروں اور ڈپٹی سپیکروں، ارکان اسمبلی اور وفاقی وزراء کے مشاہروں، الاؤنسز اور مراعات کا تعین، قومی اسمبلی یا اس کی قائم کردہ کسی کمیٹی کے روبرو گواہی دینے یا کوئی دستاویز پیش کرنے سے انکار کرنے والوں کو سزا دینے کا اختیار۔

۳۷- اس فہرست سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی پر سزا دینے کے اختیارات۔

۳۸ وفاقی فہرست سے تعلق رکھنے والے امور کی تحقیقات اور اعداد و شمار جمع کرنا۔

۳۹- درآمدی اور برآمدی اشیاء پر ڈیوٹی۔

۴۰- ایکسائز ڈیوٹی اس میں شراب افیون اور دیگر منشیات کی ڈیوٹی شامل نہیں۔

۴۱- زرعی آمدنیوں کے علاوہ ہر قسم کی آمدنی پر ٹیکس عائد کرنا۔

۴۲- کارپوریشنوں پر ٹیکس (۴۳) کسی کارخانے یا مشینری پر پیداواری گنجائش کا ٹیکس اور ڈیوٹی

۴۴- سرکاری لاٹریاں

۴۵- قومیت، شہریت اور آباد ہونے کے حقوق۔

۴۶- بیرون ملک سفر، ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں یا وفاقی دارالحکومت میں منتقل ہونے کے حقوق دینے کے اختیارات۔

۴۷- اوزان اور پیمانوں کا تعین۔

۴۸- وفاقی فہرست کے امور کے سلسلے میں عدالتوں (ماسوائے سپریم کورٹ) کے اختیارات اور دائرہ کار کا تعین بھی وفاقی حکومت کرے گی۔ جس کی وضاحت دستور میں موجود ہوگی۔ سپریم کورٹ کے دائرہ کار میں توسیع اور مزید اختیارات بھی دیئے جا سکیں گے۔

۴۹- خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرنا

۵۰- اثاثوں کی مالیت پر ٹیکس لگانا۔ سرمائے یا غیر منقولہ جائیداد پر حاصل ہونے والے منافع پر ٹیکس اس میں شامل نہیں۔

۵۱- وراثت میں ملنے والی جائیداد پر ڈیوٹی

۵۲- جائیداد پر اسٹیٹ ڈیوٹی

۵۳- ایٹمی توانائی کی پیداوار کے لئے استعمال ہونیوالے معدنی تیل۔ قدرتی گیس اور معدنیات پر ٹیکس۔

۵۴- ریلوے، بحری جہاز اور طیارے کے ذریعے یا سامان کی نقل و حمل پر ٹرمینل ٹیکس۔

۵۵- اس فہرست کے امور کے متعلق فیس، کورٹ فیس اس میں شامل نہیں ہے جو عدالتیں وصول کرتی ہیں

۵۶- قومی منصوبہ بندی اور اقتصادی رابطہ۔

۵۷- وفاقی امور سے متعلق انتظامی عدالتیں۔

۵۸- قومی شاہراہیں اور دفاعی نقطۂ نظر سے اہم راستے۔

۵۹- ایسے امور جو اس آئین کے تحت وفاقی مقننہ کے دائرہ میں شامل ہیں یا خالصتاً وفاقی معاملہ ہیں۔

۶۰- اس فہرست میں مذکور اختیارات کے ضمن میں یا نتیجہ کے طور پر پیدا ہونے والے معاملات۔

مشترکہ فہرست

مشترکہ فہرست میں ۴۷ امور شامل کئے گئے ہیں۔

۱- فوجداری قانون تعزیرات میں شامل تمام معاملات جو اس دستور کی منظوری کی تاریخ تک رونما ہوئے ہوں۔ لیکن ان میں وہ جرائم شامل نہیں، جن کا ذکر فہرست نمبر ۱ میں آیا ہے۔ اس میں بحری، بری اور فضائی فوج کی وہ کارروائی بھی شامل نہیں ہے۔ جو سول حکام کے تعاون کے سلسلہ میں کرنی پڑی ہو۔

۲- وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے فرائض میں مداخلت روکنے کے لئے اقدامات اور اس مقصد کے لئے قائم کی جانے والی فورس۔

۳- امن عامہ کی خاطر امتناعی نظربندی یا لازمی قرار دے دی جانے والی ملازمتوں اور سپلائی میں خلل ڈالنے پر سزائیں۔

۴- ضابطہ فوجداری، جس میں اس ضابطے سے متعلق تمام امور شامل ہیں۔

۵- ایک صوبے سے دوسرے صوبے میں ملزموں اور قیدیوں کی منتقلی۔

۶- ضابطہ دیوانی، جس میں اس ضابطے کے متعلق تمام امور شامل ہیں اس میں کسی صوبے یا وفاقی دارالحکومت میں ٹیکسوں کے واجبات مالیہ بقایا جات اور دیگر سرکاری مطالبات کی وصولی کے اختیارات شامل ہیں۔

۷- گواہی اور حلف، قوانین، سرکاری اقدامات اور ریکارڈز کو تسلیم کرنا اور عدالتی کارروائی۔

۸- شادی، طلاق کے قوانین، شیر خوار بچہ اور نابالغ بچوں کے حقوق کا تحفظ اور متبنیٰ بنانے کا قانون۔

۹- زرعی اراضی کے سوا دوسرے معاملات میں وصیت نامے اور وراثت کے قوانین۔

۱۰- جائیداد (ماسوائے زرعی اراضی) کے انتقال شراکت ناموں اور اس قسم کی دیگر دستاویزات کی رجسٹریشن

۱۱- وقف اور واقف سے متعلقہ امور۔

(باقی آئندہ)

وزیر اعلیٰ
حضرت مولانا مفتی

پچھلے دنوں صوبہ سرحد جانے کا اتفاق ہوا تو وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود سے ملاقات کی صورت پیدا ہوگئی ہم ان سے ملنے کے لئے اس لئے بھی خواہاں تھے کہ وہ اس دور میں اسلامی حکومت کے تقاضے پورے کرنے کا عزم رکھتے ہیں۔ مفتی صاحب نے اپنی سیاسی زندگی کا آغاز قیام پاکستان سے کچھ عرصہ پہلے کانگرس کی ہمنوا جمعیتہ علماء ہند میں کیا تھا۔ پاکستانی سیاسیات میں وہ ایوب کے دور میں متعارف ہوئے۔ یحییٰ خاں کے زمانہ میں شہرت پائی۔ اور بھٹو صاحب کے عہد میں ایک صوبائی حکومت کے سربراہ بنے ہیں۔ وہ قائداعظمؒ کے پاکستان کے ایک صوبہ میں اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ اسلام کے نام پر بننے والی اس مملکت کے بارے میں اب بھی کہتے ہیں:

"ہم نہ کہتے تھے کہ برصغیر کی تقسیم غلط ہوئی"

مفتی صاحب سے میرا پہلا سوال یہ تھا کہ کیا وہ پانچ سال کے عرصہ میں سرحد کو مثالی صوبہ بنا سکیں گے؟ انہوں نے جواب دیا۔ اگر ہمارے لئے سیاسی رکاوٹیں پیدا نہ کی گئیں تو پانچ سال کا عرصہ زیادہ ہوگا۔ ہم اس سے بہت پہلے سرحد کو مثالی صوبہ بنا دینگے۔ اس سلسلہ میں ان کا استدلال یہ تھا کہ جب یہ صوبہ دو یونٹ کا حصہ تھا، تو اس کی ترقی پر کچھ خرچ نہیں کیا جاتا تھا۔ ہم نے آتے ہی بارہ کروڑ روپے کا بجٹ منظور کیا جس میں سے ۱۱ کروڑ روپے کی رقم ترقیاتی کاموں پر صرف ہوگی۔ اس سے پہلے ترقیاتی بجٹ کے طور پر صرف ۵ کروڑ روپے صرف ہوتے تھے۔ وہ بھی کاغذات میں۔ کیونکہ عملاً یہاں کوئی ترقی نظر نہیں آئی۔ ہمارے تین اضلاع ڈیرہ اسمٰعیل خاں، کوہاٹ اور بنوں پینے کے پانی کو ترس گئے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو پانی پندرہ پندرہ میل دور سے لانا پڑتا ہے ۲۵ برس تک انہیں نظر انداز کیا گیا۔ اب ایک جامع ترقیاتی سکیم کے تحت ہم بستی بستی پانی پہنچائیں گے۔ سستے علاج کے لئے طب یونانی کو فروغ دینگے۔ ہمارے پاس ۱۰ فزیشن نہیں۔ اس لئے عمارتوں پر خرچ کرنے کے بجائے مساجد میں مکتب سکیم شروع کریں گے۔ محکمہ تعمیرات کی اصلاح ہوگی۔ ہمارے ہاں پہاڑ وغیرہ کی کٹائی کے بعد ایک میل لمبی سڑک پر ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپے خرچ آتا ہے۔ ہم اپنی ورکشاپ کا آغاز کر کے یہ رقم گھٹا کر چالیس پچاس ہزار روپے کے قریب لے آئینگے۔ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود خندق کھود سکتے ہیں تو ہم جوان کے نام لیوا ہیں کیوں نہیں ایسا کر سکتے؟ میں سیکرٹریوں اور وزیروں کو بیلچے پکڑا دوں گا..... کہ جاؤ سڑکیں بناؤ پل تعمیر کرو۔

س:- آپ نے سیاسی رکاوٹوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کے علاوہ آپ کو غیر سیاسی رکاوٹیں بھی درپیش آ سکتی ہیں؟

ج:- یقیناً ایسا ہو سکتا ہے بلکہ اس کا امکان غالب ہے کہ میرے اپنے دوست ہی میری ناکامی کے ذمہ دار ٹھہرینگے۔ یہ لوگ میرے نواحی منصبی کی راہ میں بری طرح رکاوٹ بن رہے ہیں صبح سات بجے دفتر جاتا ہوں۔ یہ انبوہ در انبوہ دفتر میں آتے جاتے رہتے ہیں، پھر گھر آتا ہوں تو رات گئے تک ان کے ہجوم میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ وہ میرے پاس ایسی ایسی سفارشیں اور درخواستیں لے آتے ہیں، جن سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا ایسی صورت حال میں میرے لئے ممکن نہیں رہا کہ میں انتظامی امور کی طرف کماحقہٗ توجہ کر سکوں اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر میری ناکامی کا کوئی سبب ہوگا تو وہ میرے دوست ہونگے۔

س:- صوبوں کے لئے زیادہ سے زیادہ خود مختاری کا جو مطالبہ ہو رہا ہے آپ اس کی کیا حدود تجویز کرتے ہیں؟

ج:- ہم مرکز اور صوبوں کے درمیان اختیارات کی فطری تقسیم چاہتے ہیں۔ میرے نزدیک دفاع اور خارجہ کرنسی اور مواصلات کے شعبے مرکز کے پاس ہونے چاہئیں۔ البتہ جو چیز جس صوبے میں پیدا ہوتی ہے وہ اسی کا حق ہو۔ ہمارے ہاں تمباکو کی پیداوار آمدنی کے اعتبار سے بڑی حوصلہ افزا ہے۔ مثلاً اس پر ۳۴ کروڑ روپیہ سالانہ مرکز ٹیکس وصول کرتا ہے پورے پاکستان میں ۸۵ فیصد تمباکو صرف صوبہ سرحد میں پیدا ہوتا ہے۔ اب صورت یہ ہے کہ گندم پنجاب کی ملکیت میں ہے۔ چاول سندھ کی ملکیت ہے۔ لیکن تمباکو پر ہمارا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جاتا سمجھ میں نہیں آتا کہ دوسری پیداواری اشیاء جن میں ہمارا صوبہ خود کفیل نہیں۔ وہ تو صوبائی تحویل میں دے دی گئی ہیں اور جو شے ہمارے صوبائی بجٹ کے لئے بہت بڑا سہارا بن سکتی ہے وہ مرکز سنبھالے ہوئے ہے۔ تمباکو پر ۳۴ کروڑ ٹیکس میں سے ہمیں صرف دس کروڑ دیا جاتا ہے۔ ساتھ ہی یہ کہا جاتا ہے کہ ہمارا صوبہ خسارے کا صوبہ ہے۔ ہم نہیں مدد دیتے ہیں۔ دوسرے بجلی ہمارے ہاں پیدا ہوتی ہے۔ جو واپڈا کے پاس ہے اور واپڈا مرکز کی تحویل میں ہے۔ اپنی بات نہیں کرتا بلکہ میرا موقف یہ ہے کہ بلوچستان کو سوئی گیس کا معاوضہ ملے اور ہمیں بجلی کا۔ تعمیرات کا مسئلہ لیں، ون یونٹ کے زمانہ میں جو تعمیرات ہوئیں۔ مثلاً واپڈا ہاؤس راولپنڈی کا پل، جہلم کا پل وغیرہ۔ ان تعمیرات پر اربوں کا خرچ اٹھا۔ راولپنڈی کا ویسٹ پاکستان ہاؤس جیسے اب پنجاب ہاؤس کا نام دے دیا گیا ہے۔ ان ساری عمارات میں جو پنجاب اور کراچی میں تعمیر ہوئیں ہیں۔ ہمارا بھی حصہ ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ حساب کرو۔ ون یونٹ کے زمانہ میں ہمارے صوبہ میں جو تعمیرات ہوئیں، ان کا بھی حساب لگاؤ۔ اور جب تک حساب کتاب کا مرحلہ طے نہیں ہو پاتا۔ ہمیں ان عمارات کا کرایہ دو۔

پانی کا مسئلہ

دریاؤں کے پانی کا ذکر کرتے ہوئے مفتی محمود نے کہا۔ دریائے سندھ ہمارے صوبہ میں سے پہلے گزرتا ہے۔ اس کے باوجود یہاں زمین خشک پڑی ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا آٹھ ہزار مربع میل علاقہ صرف پانی کی کمی کی وجہ سے صحرا بنا پڑا ہے حالانکہ وہ علاقہ ہموار ہے۔ اور وہاں آبپاشی کی جا سکتی ہے اگر ہمیں دریائے سندھ کا پانی مل جائے تو ہم گندم کے لئے پنجاب کے محتاج نہیں رہیں گے اور خود کفیل ہو جائیں گے۔ چشمہ رائٹ بنک کینال سکیم موجود ہے۔ ہم نے پونے گیارہ ہزار کیوسک پانی مانگا ہے۔ اسی طرح ہم نے صوابی اور پیہور کے مقامات کے لئے پانی مانگا ہے۔ پیہور کے لئے تو ہم نے اتنا تھوڑا پانی مانگا ہے کہ ساڑھے سات کیوسک بھی زیادہ ہوگا۔ ہمارے مطالبے کی بنیاد یہ ہے کہ دریائے سندھ پہلے صوبہ سرحد میں سے گزرتا ہے اور پانی کے بارے میں بین الاقوامی قانون یہی کہتا ہے کہ جس علاقے میں سے دریا پہلے گزرے اس کا حق فائق ہوتا ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں۔ کہ فوری طور پر ہمارا حق ہمیں دیا جائے۔ پھر پنجاب اور سندھ آپس میں نپٹتے پھریں۔

س:- آپ نے آتے ہی شراب کی بندش کا قانون نافذ کر دیا تھا۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ لوگوں نے شراب ترک کر دی ہے؟

ج:- معاشرہ میں خرابیاں اس قدر سرایت کر چکی ہیں کہ قانون کا احترام نہیں رہا۔ اس لئے جب تک معاشرہ ہی اسلامی اصولوں میں نہیں ڈھل جاتا، اس قسم کے تادیبی قوانین پوری طرح مؤثر نہیں ہوں گے۔ تاہم امتناع شراب کے قانون کو ہم اور زیادہ سخت کر دینگے اور اس میں کوڑوں کی سزا کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔

صوبہ سرحد
کمو سے انٹرویو

س ۔ ابھی آپ نے کہا کہ جب تک معاشرہ نہیں بدلتا اس قسم کے تادیبی قوانین بے اثر رہیں گے۔ تو ایسے میں کوڑوں کی سزا کا اضافہ کیا معنی ؟

ج ۔ معاشرتی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے ہمیں بہت کچھ کرنا ہوگا۔ ہمارے پاس کوئی الہ دین کا چراغ تھوڑا ہی ہے۔ اِدھر رگڑا۔ اُدھر بات بن گئی۔ بہرحال اصلاح احوال کے سلسلہ میں جس قدر ہم حساس ہیں کوئی اور کم ہی ہوگا۔ نصاب تعلیم کو اسلامی انداز دینے کے لئے ہم علماء کا بورڈ بٹھا رہے ہیں تاکہ کالجوں اور یونیورسٹیوں سے جو نئی پود فارغ ہو کر نکلے۔ وہ دنیاوی کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی بہرہ ور ہو۔ اس کے ساتھ ہی ہم نظری تعلیم کے بجائے فنی تعلیم کو ترجیح دینگے۔

س ۔ مولانا ! شراب کی بات ہو رہی تھی۔ یہ جو کہا گیا تھا کہ امتناعِ شراب کے فوراً بعد پشاور گورنمنٹ ہاؤس میں ایک بیرونی مہمان کو شراب پیش کی گئی اور یہ کہ اس محفل میں آپ بھی موجود تھے ؟

ج ۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔ ہمارے مخالفین نے اس کا کوئی ثبوت مہیا نہیں کیا۔ صرف الزام تراشی کی ہے۔

س ۔ آپ کے بجٹ میں شراب پر ٹیکس سے سولہ لاکھ روپیہ سالانہ آمدنی کا جو ذکر ہے۔ اس کا کیا مطلب

ج ۔ تربیلا میں اس وقت چھ سات ہزار غیر مسلم اور غیر ملکی افراد رہتے ہیں۔ یہ علاقہ براہ راست مرکز کے دائرہ اختیار میں ہے۔ دوسری بات ہے کہ اسلامی حکومت غیر مسلموں کو شراب نوشی سے منع نہیں کر سکتی۔ پھر سفارت خانوں کا مسئلہ بھی ہے ۔ بین الاقوامی قانون کے مطابق ان پر ہمارا کوئی قانون لاگو نہیں ہوتا۔ سفارت خانوں کے اندر اپنا ہی قانون چلتا ہے۔ خواہ یہ لوگ مسلمان کیوں نہ ہوں ہم ان پر اپنا قانون نافذ نہیں کر سکتے۔ سفارتی دفاتر تو رہے ایک طرف ہم ان کی کاروں کی بھی پڑتال نہیں کر سکتے۔ بین الاقوامی قانون کے سلسلے میں مرکزی حکومت ہی کارروائی کر سکتی ہے۔ اس کے باوجود ہم غیر ملکیوں کو اس امر کی اجازت نہیں دینگے کہ وہ ہمارے صوبے کے ہوٹلوں اور باغوں میں پیتے پھریں۔ وہ اس شغل کو صرف اپنی جگہوں تک محدود رکھیں گے۔ اب اگر ان لوگوں پینی ہی ہے تو ہم ان سے ٹیکس کیوں نہ لیں۔ وہ پیتے ہیں تو پیتے رہیں۔ ہمیں اس کا فائدہ ہی ہے۔ سولہ لاکھ روپیہ آمدنی ۔

س ۔ یہ افیون، حشیش بھی تو منشیات کا حصہ ہے

ج ۔ لیکن یہ مرکز کے تحت ہیں۔ برائی بیچ پر ہم کس طرح پابندی عائد کریں۔ اس کا بھی فائدہ ہے۔ یہاں جو پوست کاشت ہوتی ہے۔ اس کے عوض ہم مرکز سے ٹیکس وصول تے ہیں۔

س ۔ خاندانی منصوبہ بندی کے آپ ہمیشہ مخالف رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کے دور اقتدار میں یہ محکمہ موجود ہے ؟

ج ۔ اس محکمہ پر جو رقم صرف ہوتی ہے۔ اس میں سے آدھی بیرونی ممالک سے ملتی ہے۔ باقی نصف میں سے آدھا حصہ مرکز ادا کرتا ہے اور آدھا صوبائی حکومت۔ چونکہ باہر اور مرکز سے رقم آتی ہی اس غرض سے ہے۔ اس لئے لازماً ہمیں اسے بجٹ میں رکھنا تھا۔ آگے ہم نے بجٹ کو کیسے چلانا ہے۔ وہ ہم اس طرح کرینگے کہ اس میں غیر شرعی شعبے نہیں چلنے دیں گے۔ اس لئے نسل کشی کا سال ہی پیسا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ رقم زچہ و بچہ کی بہبود پر خرچ ہوگی۔ آخر ۴۵ لاکھ روپے کی رقم پر ہمارا اختیار ہے۔ جیسے چاہیں خرچ کریں۔

س ۔ بعض لوگوں کا انداز ہے کہ جمعیۃ اور نیپ کا اتحاد ختم ہوا کہ ہوا۔

ج ۔ ایسے کوئی قرائن نہیں۔

س ۔ یہاں بات اصول کی آجاتی ہے۔ نیپ والے سوشلزم کو اپنی آخری منزل قرار دیتے ہیں۔ جبکہ آپ کا نصب العین اسلامی نظام حکومت ہے نظریات کا یہ تصادم آخر کتنی دیر چلے گا ؟

ج ۔ ایسی کوئی بات نہیں کہ ہمارا تصادم ہو جائے نیپ اور ہم ایک معاہدے کے تحت آپس میں بندھے ہوئے ہیں۔ ہم نے جتنے کام کئے ہیں۔ ان کا نیپ پر اثر پڑ رہا ہے۔ سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ نیپ والوں نے سیکولرزم چھوڑ دیا۔ ہماری وجہ سے ان کا ذہن بھی اسلامی ہو رہا ہے۔ ہم نے ان کے ذہنوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ دراصل نیپ اور جمعیۃ کا اتحاد اس لئے بھی دائمی ہے کہ دونوں کا ذہن ایک ہے۔ ملکی مسائل کے متعلق سوچنے کا انداز ایک جیسا۔ عجیب اتفاق ہے کہ ہم کسی مسئلہ کے متعلق نیپ سے پوچھے بغیر کوئی فیصلہ کرتے ہیں اور بعد میں نیپ کا موقف دریافت کیا جاتا ہے تو ان کا بھی وہی فیصلہ ہوتا ہے جو ہم نے تیار کیا ہوتا ہے۔ اصل میں زندگی، زندگی اور عوامی ذہن ہماری مشترک قدریں ہیں۔

ہفت روزہ
استقلال لاہور

وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کے نام

ایک کھلا مکتوب

محسنِ ملت ! السلام علیکم !! عرصہ بعید سے سوچ رہا تھا کہ آپ سے نصف ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ مگر آپ کی بے پناہ مصروفیات نے میرے اس عزم کے راستہ میں بیشتر رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔

مخدومنا ! دنیا نے کبھی کسی محب قوم سے انصاف نہیں کیا اور نہ ہی اس کے کارناموں کو اکرام کی نگاہوں سے دیکھا گیا جس کی وجہ محض یہ سمجھی جا سکتی ہے کہ قوم کا زاویہ نگاہ بالکل ترچھا اور منحنی ہو چکا ہے۔ آپ کی مخلصانہ کاوشیں اہل بصیرت کے نزدیک یقیناً قابل تعریف ہیں۔ مگر چند اُچکے اور خود غرض لوگ آپ کی روز افزوں ہر دلعزیزی سے ہراساں اور خوفزدہ نظر آتے ہیں۔ وہ لوگ شب و روز آپ کی ذات گرامی کے خلاف زہریلے پروپیگنڈے کر رہے ہیں۔ وہ من گھڑت اور جھوٹے افسانے تراش تراش کر آپ کی مقبولیت کے اثر کو زائل کرنے کے درپے ہیں۔ ان بیچاروں کا اوڑھنا بچھونا ہی آپ کی ذات پر کیچڑ حملے کرنا ہے۔ اگرچہ بظاہر یہ لوگ اپنے بیخیالات کے بل پر بھولی بسری قوم کے اذہان کو مسموم کرنے میں کبھی حد تک کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ مگر باطل نے بالآخر حق کے آگے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہو جانا ہے۔

میرے محبوب قائد ! آپ جس عزم صمیم کو لے کر اُٹھے ہیں۔ اس کی بنیاد یقیناً اخلاص کی بنیادوں پر استوار کی جا چکی ہے۔ مجھے قوی توقع ہے کہ آپ اپنی گوناگوں صلاحیتوں کے بل پر باطل کی شکست و ریخت اور علم فتح کی سربلندی میں کامیاب و کامران ہوں گے۔ اس راہ میں اگرچہ بیشتر سنگ ہائے گراں سنگ راہ بنیں گے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ تیرے محمود بت شکن بن کر ان سب بتانِ آذری کو پاش پاش کر کے اذان سحر دینے میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

محترم مفتی اعظم ! آپ کی مساعی جمیلہ نے پاکستان کی پوری پچیس سالہ تاریخ کا رُخ موڑ کر رکھ دیا ہے۔ عوام اپنے بے نظیر لیڈر کی درویشانہ عادت، سیاسی عظمت اور دینی بصیرت کا دل و جان سے اقرار کر چکے ہیں۔ اکثر و بیشتر

(باقی صفحہ پر)

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو طبی بورڈ کا رکن منتخب ہونے پر مبارکباد

کوٹ ادو۔ حکیم محمد انوار الحق صاحب دواخانہ رحیمیہ کوٹ ادو جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ہذا نے ایک بیان میں اس بات پر مسرت اور خوشی کا اظہار کیا ہے کہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کو حکومت نے مرکزی طبی بورڈ کا رکن منتخب کر دیا ہے۔ مولانا ہزاروی طب اسلامی کے فروغ کے لئے اسمبلی اور اسمبلی سے باہر جو کوشش کر رہے ہیں۔ وہ ان کا عظیم کارنامہ ہیں۔ تمام طبیب اور حکیم ان کے مشکور ہیں۔ حکیم انوار الحق نے مزید کہا ہمیں امید ہے کہ مرکزی طبی بورڈ طب کے فروغ اور حکماء حضرات کی فلاح و بہبود کے لئے مولانا کی راہنمائی میں دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ ہماری دعائیں اور تعاون مولانا کے ساتھ ہوگا۔ آخر میں میں حکومت کا بھی ممنون ہوں کہ اس نے مولانا کو طبی بورڈ کا ممبر نامزد کیا

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا کی شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ممبر سازی کی کاپیاں اور رسید بکیں ضلعی دفتر جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا سے حاصل کریں۔ محمد صادق ناظم دفتر

جمعیۃ علماء اسلام مسلم بازار سرگودھا
فون ۲۲۵۴۱

ضروری اعلان

ابتدائی جماعتیں جو جو کاپی فارم رکنیت پُر کر چکیں ان کی فیس رکنیت اپنے اپنے اضلاع کے ناظم انتخابات کے پاس بھیجدیں۔ اور ان کاپیوں پر جو رکن سازی کی گئی ہے، ان ارکان کے نام و پتے اپنے ہاں رجسٹر پر درج فرمائیں، اور ہر رکن کے ساتھ اس کی کتاب رکنیت اور نمبر فارم درج کریں۔

اور تمام اضلاع تمام ابتدائی جمعیتوں کی کاپیوں کا ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کر لیں اور اضلاع ان کو تا اطلاع ثانی اپنے پاس رکھیں۔

نیز عرض ہے مزید وقت دینے کا مقصد یہ تھا کہ پورے انہماک سے مزید رکن سازی کی جائے، سرحد اور سندھ کی خصوصی رعایت کی وجہ سے مدت بڑھائی گئی تھی۔ اب یہ آخری توسیع ہے۔ اس کے بعد کسی کا کوئی عذر مسموع نہیں ہوگا۔

(عبدالواحد ناظم انتخابات کل پاکستان)
دفتر جمعیۃ علماء اسلام چوک رنگ محل لاہور

تلاش گمشدہ

مولوی محمد جمیل اجمل چک ۲۱۷ ٹی ڈی اے احمد نگر سے ایک ماہ سے لاپتہ ہیں۔ تاریئن کو معلوم ہو تو پتہ ذیل پر مطلع فرمائیں — (مولوی) بشیر احمد انور مدنی مسجد پیر اصحاب ڈاکخانہ رضائی شاہ شمالی تحصیل بھکر ضلع میانوالی

بقیہ — کھلا مکتوب

سیاسی پارٹیوں نے بھی آپ کی حیرت انگیز اصلاحات کو بنظر غائر دیکھ کر آپ کی سیادت و سیاست کا لوہا مان لیا ہے۔

خدارا قوم کی آزمائش و ابتلا کے دور میں ان کی قیادت کے لئے ثابت قدم رہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ کے لئے وزارت کا منصب پھولوں کی سیج نہیں بلکہ کانٹوں کا بستر ہے۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ان خارزاروں کو گل و گلزار میں بدل دیں گے۔ قوم کو آپ کی ضرورت ہے اور انہیں آپ کی قیادت پر ناز ہے خدارا ہماری غفلتوں اور کوتاہیوں سے قطع نظر فرمائیں اور نہایت ثابت قدمی سے منزل مقصود کی طرف کشاں کشاں بڑھتے چلے جائیں۔ قوم آپ کے اشاروں پر تن من دھن نثار کرنے کو تیار بیٹھی ہے۔ آپ کا اشارہ ہمارے لئے تعمیل کا حکم رکھتا ہے۔

آخر میں نہایت عجز و انکسار سے ایک درخواست کروں گا کہ کام کا لامتناہی سلسلہ آپ کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔ خدارا آپ قوم کا بیش قیمت سرمایہ اور آخری حصار ہیں، اپنی صحت کا خیال فرمایئے۔ اگر آپ نے ہماری اس خواہش کا احترام نہ فرمایا تو ان ڈاکٹروں کے ہمراہ جنہوں نے دس بجے رات کے بعد آپ کو کام کرنے کی ممانعت کر دی ہے آپ کے در دولت پر حاضر ہو کر دس بجے کے بعد ہاتھ جوڑ کر آپ کو آرام کرنے کی درخواست کریں گے۔

محتاج دعا
رحمت اللہ بی اے ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی

اور

آپ کا مذہبی، ملی اور قومی فریضہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی علم دوست، دین پرور اور مخیر حضرات کا ایک جانا پہچانا ادارہ ہے جس میں الحمد اللہ اس وقت ساڑھے تین صد سے زائد طلباء۔ اکیس ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ ابتدائی عربی سے لیکر شمول دورۂ حدیث شریف تمام علوم و فنون عربیہ کی اور جماعت اول سے لیکر میٹرک تک علوم عصریہ اور تجوید و حفظ قرآن کی مکمل تعلیم کے علاوہ چند دستکاریاں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ سوا لاکھ روپیہ سے زائد نقد کا اور ایک ہزار من کے قریب گندم کا سالانہ خرچ ہے آپ کا یہ ادارہ دیہاتی علاقہ میں واقع ہونے کی وجہ سے اکثر مالی پریشانیوں کا شکار رہتا ہے۔ اس دفعہ تو ہنگامی حالات کی وجہ سے مدرسہ کی مالیات شدید متاثر ہوئی ہیں۔ اب چونکہ رمضان المبارک کا خیر و برکت سے بھرپور مہینہ ہے۔ اس لئے جملہ اہل اسلام سے اپیل ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات و فطرانہ نکالتے وقت اپنے اس ادارہ کا خصوصی خیال فرمائیں۔

اس وقت مدرسہ میں بچوں کو قرآن پاک حفظ کرنے کے لئے ایک دار القرآن ۵۰ × ۲۰ تین کمروں پر مشتمل زیر تعمیر ہے۔ اس کی طرف بھی اہل خیر کی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

بندہ فضل محمد مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر (پنجاب) پاکستان

ربوہ ضلع جھنگ سے دو تردیدی خطوط

پونے دو ماہ بعد تردید کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟

ترجمان اسلام یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں ربوہ ضلع جھنگ سے موصولہ ایک سائیکلوسٹائل شدہ مضمون شائع کیا گیا تھا جس میں خلیفہ ربوہ کی ربوہ کے عوام پر ظلم و ستم کی داستان دہرائی گئی تھی۔ دراصل وہ مضمون نہیں ایک خط تھا جسے قومی اسمبلی کے اراکین کے نام تحریر کیا گیا تھا۔ اس کی اشاعت سے نہ صرف خلیفۂ ربوہ کے تقدس کی عمارت دھڑام سے نیچے آ رہی بلکہ کئی ایک خفیہ پہلوؤں کا بھی پاکستانی عوام کو انکشاف ہوا۔ لیکن اس کی اشاعت سے ٹھیک پونے دو ماہ بعد یعنی ۲۳ر اکتوبر کو ہمیں یہ دو تردیدی خطوط موصول ہوئے ہیں:۔

خط نمبر ۱

مکرمی ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور

السلام علیکم!

آپ کے اخبار کی یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کی اشاعت میں صفحہ ۱۰ر ۱۱ پر ایک مضمون شائع ہوا ہے اس کے متعلق ظاہر یہ کیا گیا ہے کہ یہ سائیکلوسٹائل مضمون ربوہ سے موصول ہوا ہے۔

میں اس مضمون کے بارے میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ یہ مضمون محض خرضی ہے اور از اول تا آخر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اس کے جھوٹ پر مبنی ہونے کا اندازہ آپ اس امر سے ہی لگا سکتے ہیں کہ اس کے آخر میں خاکسار اور خاکسار کے بیٹے ناصر احمد عتیق پر ڈھائے جانے والے مظالم کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ میں اس خط کے ذریعہ آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ میں اور میرا بیٹا شروع ہی سے ربوہ میں مقیم ہیں اور بحمد اللہ تعالیٰ پورے سکون اور چین سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہم پر کسی قسم کا کوئی ظلم نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ہماری یا کسی اور کی ہڈیاں توڑنے کا کوئی واقعہ ہوا، اور نہ ربوہ میں الفتح نامی کوئی تنظیم ہے۔ اسی لئے میں نے عرض کیا ہے کہ فرضی مضمون ہے اور جھوٹ کے ایک پلندہ سے زیادہ اس کی اور کوئی حیثیت نہیں ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ آپ کا اخبار جس کا نام "ترجمان اسلام" ہے اس جھوٹ کو شائع کرنے کا مرتکب ہوا ہے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ خط اپنے اخبار میں شائع فرما دیں گے۔ تاکہ اس جھوٹ کی تردید شائع ہونے سے "ترجمان اسلام" کا دامن جھوٹ کی اشاعت سے پاک ہو سکے۔ والسلام

خاکسار چوہدری غلام حیدر

۲۴/۴ دارالبرکات ربوہ

خط نمبر ۲

مکرمی ایڈیٹر صاحب اخبار "ترجمان اسلام" لاہور

السلام وعلیکم!

یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کے شمارہ میں آپ نے ایک مضمون بعنوان "ربوہ سے ہمیں یہ سائیکلوسٹائل شدہ مضمون موصول ہوا ہے" شائع کیا ہے۔ اس خط کی اشاعت میرے لئے از حد دکھ اور تکلیف کا موجب ہوئی ہے۔ اس لئے کہ یہ مضمون سراسر جھوٹ اور فرضی واقعات پر مبنی ہے۔ دکھ مجھے اس بات کا بھی ہے کہ اس میں ان لوگوں میں میرا نام بھی لیا گیا ہے۔ جنہیں بقول فرضی مضمون نگار کے مظالم کا تختۂ مشق بنایا گیا۔ مذکورہ مضمون میں میرے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے۔ وہ مضمون کے باقی مندرجات کی طرح بالکل غلط لغو اور بے بنیاد ہے۔ میں لعنت اللہ علیٰ الکاذبین کہتے ہوئے اس معاملہ کو خدا کے سپرد کرتا ہوں۔ البتہ آپ سے یہ توقع رکھتا ہوں کہ آپ میرا یہ خط اپنے اخبار میں ضرور چھاپ دیں گے تاکہ جھوٹی باتیں چھاپنے کی تلافی ہو سکے۔ اور آپ جھوٹ کی اشاعت سے بری الذمہ قرار پا سکیں۔ والسلام

ناصر احمد عتیق ولد چوہدری غلام حیدر صاحب

۲۴/۴ دارالبرکات ربوہ ضلع جھنگ

ترجمان اسلام میں شائع ہونے والے مضمون سے ربوہ کے حلقوں میں جو کھلبلی مچی ہے ان دونوں خطوں سے صاف عیاں ہے۔ لیکن اگر وہ مضمون غلط تھا تو فوری تردید کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی گئی، پونے دو ماہ بعد اس کی تردید کرنے کا کیسے خیال پیدا ہوا؟

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ربوہ میں اندرونی طور پر ترجمان اسلام کے مضمون سے زبردست انتشار تھا اور اس کے فوراً بعد اس کے خورد اثرات کو زائل کرنے کے لئے جو پاکستانی عوام میں اس کی اشاعت سے پیدا ہوئے جوڑ توڑ سے کام لیا گیا اور ان افراد کو جو اس میں ملوث تھے رام کرنے کی کوشش کی گئی۔ اور تب جا کر وہ تردید کرنے پر آمادہ ہوئے تاکہ خلیفہ ربوہ کے تقدس کا بھرم رہ جائے۔

رہی ربوہ میں ہونے والے ظلم و ستم کی بات، تو ہم ان مراسلہ نگار حضرات سے عرض کریں گے کہ وہ مظہر ملتانی کی "تاریخ محمودیت" کا مطالعہ کر لیں۔ اگر وہ آپ کو کہیں سے دستیاب نہ ہو سکے تو ہم اسے حاصل کر کے آپ حضرات کے نام بھجوانے کی کوشش کریں گے، کیونکہ وہ آج کل نایاب ہے۔

(ندیم)

پرانا کاہنہ میں میواتی علماء و قراء کا اجتماع

مورخہ ۱۶ر نومبر بروز جمعرات صبح دس بجے بمقام پرانا کاہنہ مدرسہ تعلیم القرآن مسجد میواتیاں میں کل پاکستان تنظیم العلماء میوات کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔

جلسہ میں

ملک بھر میں بسنے والے تمام تر میواتی حضرات علماء کرام و قراء عظام و حفاظ کو خصوصیت سے دعوت دی جا رہی ہے تاکہ وہ اپنی تمام تر ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کے سلسلہ میں واضح لائحہ عمل تیار کر سکیں۔

فرداً فرداً تمام احباب کو اطلاع پہنچانا بہت دشوار ہے لہذا اس اعلان ہی کو اطلاع تصور فرمائیں۔ جو صاحب بھی اس اعلان کو پڑھیں اپنی ذمہ داری جانتے ہوئے اپنے دوسرے احباب کو مطلع فرمائیں۔ ہو سکتا ہے اجلاس دو دن تک جاری رہے۔

الداعی:۔ احقر جمیل احمد میواتی امیر کل پاکستان تنظیم العلماء میوات

انتخاب بوری کمپاؤنڈ حیدرآباد

امیر ڈاکٹر سید زمین گل۔ نائب امیر ۱۔ جناب صہیب اللہ ۲۔ جناب خیالی شاہ۔ ناظم اعلیٰ مولوی سید اشرف ناظم ۱۔ حاجی عبدالجبار ۲۔ لعل داد خان بنگزائی حکیم محمد قاسم۔ سالار شفیق الرحمٰن۔ نائب سالار شمس الرحمٰن۔

تشکیلات شاخہائے جمعیۃ علماء اسلام

تحصیل خوشاب

امیر حضرت مولانا مولوی محمد اسمٰعیل صاحب خطیب جامع مسجد بگڑوالی۔ نائب امیر ۱۔ خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ۲۔ شیخ محمد عمر صاحب۔ جنرل سیکرٹری ملک آفتاب احمد صاحب۔ اعوان کوٹلہ۔ نائب سیکرٹری ۱۔ حکیم مبارک احمد کوثر ۲۔ میاں ظہور احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ۔ خازن میاں احمد علی صاحب بزاز۔ سیکرٹری نشرواشاعت حکیم عصمت مبارک و اضافہ خوشاب۔ چیف آرگنائزر و مشیر قانون محمد اسلم صاحب بی ایڈووکیٹ۔

چک نمبر ۱۴ ۷ گ ب علاقہ پیر محل لائلپور

امیر چوہدری نور محمد صاحب۔ ناظم عمومی چوہدری بشیر احمد۔ خازن چوہدری نیاز محمد

چک نمبر ۷۲ گ ب علاقہ پیر محل ضلع لائلپور

امیر حاجی محمد علی صاحب۔ ناظم عمومی حافظ جان محمد خازن ماسٹر محمد عبداللہ صاحب

چک نمبر ۱۸۱ گ ب علاقہ پیر محل

امیر مولوی محمد داؤد صاحب۔ ناظم عمومی حافظ محمد رمضان خازن چوہدری محمد یعقوب صاحب۔

چک نمبر ۲۵۶ گ ب علاقہ پیر محل

امیر مولوی مقبول حسین صاحب۔ ناظم عمومی چوہدری شادی خاں صاحب۔ خازن چوہدری للو خاں

تحصیل پسرور کا اجلاس و انتخاب

جامع مسجد پسرور میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل پسرور کا اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت پیر طریقت حضرت مولانا مفتی یقین اللہ صاحب نے کی اور درج ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر جناب سائیں محمد حیات صاحب پسروری نائب امیر میاں علم دین صاحب خطیب جامع مسجد رندھاوا۔ ناظم اعلیٰ مولوی محمد رفیق صاحب خطیب جامع مسجد گوہلا۔ نائب ناظم مولوی محمد اشرف صاحب خطیب جامع مسجد بھویلیز۔ خازن چوہدری محمد عظیم شاہ صاحب ساکن کمال پور پشتیاں۔

تجاویز

۱۸ رمضان المبارک کے فوراً بعد سائیں محمد حیات صاحب اور مولوی محمد رفیق صاحب تمام تحصیل کا دورہ کریں گے اور تمام شاخوں کا کام دیکھیں گے کہ انہوں نے کیا کیا ہے

(۲) ہر مہینے تحصیلی جمعیۃ کا اجلاس ہوا کرے گا۔

(۳) مجلس شوریٰ کا ہر رکن دو روپیہ ماہانہ چندہ ادا کرے گا۔

(۴) رمضان المبارک کے فوراً بعد مولانا عبدالحکیم صاحب ایم این اے اور یا مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب کو مدعو کیا جائے گا۔

قرار دادیں

(۱) یہ اجلاس صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی اسلامی اصلاحات پر انہیں مبارکباد پیش کرتا ہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ حمود الرحمان کمیشن کی رپورٹ کو منظر عام پر لایا جائے اور غداروں کو سزائے موت دی جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان خصوصاً حکومت پنجاب سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام ممنوعات کو بند اور مسروقات کو قائم کیا جائے۔

(۴) تحصیل پسرور میں قحط سالی کی وجہ سے فصل نہیں ہوئی ہے۔ اس لئے تحصیل پسرور کے زمینداروں کو مالیہ معاف کیا جائے۔

تشکیل علاقہ کنٹونمنٹ بورڈ

سرپرست حضرت مولانا غلام رسول صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ۔ امیر چوہدری فیض محمد صاحب جنرل مرچنٹ شورکوٹ۔ نائب امیر حافظ امیر علی صاحب مجاہد کمیشن شورکوٹ روڈ۔ ناظم عمومی علاقہ کنٹونمنٹ بورڈ شبیر احمد شبیر فی الحال گوجرانوالہ۔ ناظم صوفی محمد صدیق دوکاندار مجاہد جمعیۃ چک ۳۲۷۔ سیکرٹری حاجی ملک سردار محمد بان فروش۔ سیکرٹری حافظ عبداللطیف کریانہ مرچنٹ شورکوٹ روڈ۔ خازن چوہدری محمد اسلم برتن فروش۔ ناظم نشریات چوہدری محمد شفیع محمد رفیع فروٹ مرچنٹ۔

زندہ زیارت ویلی کا انتخاب

امیر مولانا نیاز محمد۔ نائب امیر مولانا عبدالمجید صاحب ناظم اعلیٰ حافظ نور محمد صاحب۔ ناظم نوراللہ خاں صاحب خازن ملک عبدالحکیم صاحب۔ سالار شیر گل خاں صاحب

روجہان میں تحریک اخوت

جمعیۃ طلباء اسلام روجہان نے قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ وزیر اعلیٰ سرحد کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے شہر کے ایک سو سے زائد مقامات پر یہ نعرے تحریر کئے۔ پنجابی پٹھان سندھی بلوچی بھائی بھائی

(محمد عبدالکریم نیاز امیر جمعیۃ روجہان)

حلقہ ہارون آباد

مندرجہ ذیل تشکیلات مولانا محمد علی صاحب مہتمم مدرسہ کریمیہ نے کی ہیں۔ ان کے ہمراہ مولانا عبدالحق بھی تھے۔

چک نمبر ۷۹/۱-۷

امیر مولانا محمد قطب الدین صاحب نمبردار۔ نائب امیر مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔ ناظم مولانا محمد علی صاحب مہتمم مدرسہ کریمیہ چک ۷۹/۱-۷۔ خازن مولوی محمد اعظم۔ سالار ملک عبدالقیوم۔ نائب سالار مولوی عبدالحق۔

چک ۱۵۱/۲-۷

امیر حاجی صدرالدین صاحب۔ نائب امیر ملک شیر باز ناظم مولوی محمد افضل صاحب۔ نائب ناظم ملک محمد یٰسین سیکرٹری نشرواشاعت ملک عطا محمد۔ خزانچی مولوی علی محمد صاحب

چک ۱۵۲/۲-۷

امیر حاجی عبدالخالق۔ نائب امیر ملک فضل کریم۔ ناظم ملک محمد حنیف خزانچی ملک نور محمد ولد غلام حسین۔

بستی بہاول شاہ

امیر میاں شہاب الدین۔ نائب امیر میاں سخی محمد ناظم میاں غلام محمد۔ نائب ناظم حافظ شاہ محمد خزانچی میاں محمد اسماعیل۔

بستی بھکرانہ

امیر میاں بھانے خاں۔ نائب امیر میاں دریام خاں۔ ناظم مولوی عطا محمد۔ نائب ناظم مستری محمد یعقوب خزانچی میاں محمد خاں۔ سالار محمد اکرم۔

موّاد چاہیئے

حضرت مرشدی الحاج مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ، اقوال، نصائح وغیرہ یکجا جمع کر کے ایک کتاب تیار کرنا ہے۔ اس کے لئے واصلین جماعت سے خصوصاً اور دیگر احباب سے عموماً عرض ہے کہ جن حضرات کے پاس کچھ قلمی یا صدری نسخہ موجود ہوں۔ وہ سپرد قلم کر کے مندرجہ ذیل ایڈریس پر روانہ فرمائیں اور اجر دارین حاصل کریں۔

پوسٹ اباوڑہ اسٹیشن ڈہرکی بدست عبدالحکیم سوہنگی ہیڈ ماسٹر سینئر سکول شہوالی

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی کو صدمہ

ترجمان اسلام کے گذشتہ شمارے میں یہ خبر چھپ چکی ہے کہ حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کلاچی مدظلہ کے صاحبزادے حافظ محمد سلیم صاحب مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب وزیر اعلیٰ سرحد کے دورہ کلاچی کے موقع پر جوش و خروش اور محبت میں نعرے لگاتے ہوئے بس کی چھت سے گر کر زخمی۔ اب یہ روح فرسا خبر آئی ہے کہ حافظ محمد سلیم ۸۔ اکتوبر رات دس بجے سول ہسپتال ڈیرہ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہسپتال میں پانچ چھ دن تک بیہوش رہے اور بالآخر وہاں پہنچ گئے جہاں ہم سب کو ایک نہ ایک دن ضرور جانا ہے۔ مرحوم کو کلاچی کے مشہور قبرستان شہیداں میں دفن کیا گیا ہے۔

مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص نوجوانوں میں سے تھے، اکابر جمعیۃ سے بیحد محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

ادارہ ترجمان اسلام حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اور حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر صوبہ سرحد کے غم میں اس جانکاہ حادثہ پر برابر کا شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے

امیر صوبہ سرحد کی طرف سے اظہار تعزیت

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد نے حافظ محمد سلیم صاحب خلف الرشید قاضی عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی شہادت پر جو حفتی محمود صاحب کے استقبالی جلوس میں بس سے گر کر شہید ہوئے تھے اظہار غم کرتے ہوئے ہر دو بزرگان قاضی عبداللطیف صاحب و قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد سے اظہار تعزیت کی ہے۔ اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم نوجوان کو جنت الفردوس نصیب کرے۔

تعزیت

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے بھتیجے اور حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ناظم عمومی جمعیۃ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے نوجوان ۱۸ سالہ فرزند حافظ محمد سلیم کے انتقال پُر ملال پر اراکین جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا حضرت قاضی صاحبان سے تعزیت کرتے ہیں اور اظہار افسوس کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔

(غمزدہ جلال الدین ناظم عمومی جمعیۃ ضلع سرگودھا)

مجلس دعا

۱۴۔ اکتوبر ۷۲ء بروز سنیچر دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی صدارت میں مجلس دعا منعقد ہوئی جس میں صاحبزادہ عبدالباری جان ناظم اعلیٰ سرحد، ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب نائب امیر شہر محمد حسین امیر شہر، محمد یونس صاحب نائب امیر شہر۔ فضل دین ناظم شہر نے شرکت کی۔ مولانا عبداللطیف صاحب کلاچی کے فرزند ارجمند حافظ محمد سلیم اور مولانا محمد ایوب صاحب مردان کے فرزند ارجمند حافظ محمد ابراہیم کی شہادت پر ان کے حق میں دعاء مغفرت کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہر دو بزرگوں مولانا عبداللطیف صاحب اور مولانا محمد ایوب صاحب کو صبر جمیل دے اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد ایاز آفس سیکرٹری)

ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی جانب سے

قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ سیکرٹری

اطلاعات صوبہ پنجاب کو نوٹس

ملتان۔ ڈپٹی کمشنر ساہیوال کی طرف سے قاری نور الحق قریشی ایڈووکیٹ سیکرٹری اطلاعات جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کو ایک رجسٹرڈ نوٹس موصول ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ قاری صاحب ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں حاضر ہوں۔ کیونکہ ان پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ضلع ساہیوال میں ایک قابل اعتراض تقریر کی ہے

مولانا عبدالکریم کا خطاب

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ حماد گھوٹکی نے مدنی مسجد میں جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ رمضان المبارک کا احترام ہر کلمہ گو مسلمان کے لئے واجب ہے۔ ہماری مملکت اسلام کے نام پر حاصل کی گئی۔ اس واسطے اس ملک میں اسلامی اقدار کی پوری پوری حفاظت کی جائے۔ آخر میں مولانا موصوف نے مندرجہ ذیل قرار دادیں ہاتھ اٹھا کر پاس کرائیں۔

(۱) پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اس واسطے اس ملک کا آئین اسلامی آئین ہو، اور عائلی قوانین کو فوراً ختم کر دیا جائے۔

(۲) حضرت مفتی صاحب نے رمضان مبارک کے احترام کے لئے آرڈیننس جاری فرما کر اسلام دوستی کا بین ثبوت دیا ہے۔

باغ چنہ گھوٹکی کا انتخاب

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ حماد گھوٹکی جمعیۃ کے دورہ کے سلسلہ میں بمقام مدرسہ عربیہ سنت اسلام باغ چنہ تعلقہ گھوٹکی تشریف لائے مولوی المدد شاہ صاحب خازن کوٹ حماد بھی ساتھ تھے۔ مختصر اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا۔ اور ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ و عائلی قوانین کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کے بعد درج ذیل انتخاب عمل میں آیا

امیر حضرت مولانا غلام رسول صاحب۔ نائب امیر وڈیرہ بہرام خاں صاحب۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب خازن حاجی درمحمد صاحب۔ سالار حاجی عبدالسمیع صاحب

خوش خبری

تمام طلباء کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ شیخ الحدیث علامہ وحید الزمان بقیۃ السلف حضرت مولانا مولوی قطب دین صاحب کی شخصیت جن کا علمی مرتبہ پاکستان کے تمام علمی حلقوں میں مقبول عام ہے، آپ قولی تحریری وعدہ فرما چکے ہیں کہ آئندہ سال سنہ ۱۳۹۲ھ بتاریخ ۹ شوال مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۷۲ء مدرسہ عربیہ بدر العلوم شہر رحیم یار خاں میں پڑھائیں گے، لہذا تمام طالب علم فنون و حدیث کے شائق مدرسہ ہذا میں تشریف لاکر علمی عملی استفادہ حاصل کریں۔

بحکم ناظم مدرسہ سید غلام مصطفیٰ بخاری

رپورٹ: قاضی محمد اشرف

نوائے طلباء

اساتذہ پر لاٹھی چارج افسوسناک اور انتہائی تکلیف دہ ہے

محمد اسلوب قریشی

جمعیۃ طلباء اسلام ملتان کی قرار دادیں

تعلیم گاہوں میں خوشگوار ماحول برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ نئے یونیورسٹی آرڈیننس میں مندرجہ ذیل ترامیم کی جائیں۔

(ا) چانسلر کا عہدہ کسی غیر سیاسی شخصیت کو تفویض کیا جائے۔ اگر ایسا ممکن نہیں تو کم از کم چانسلر کی تعلیمی استعداد اور قابلیت تو ہر صورت میں مسلم ہو، وہ دینی علوم میں ثقہ ہو۔ یا پھر پوسٹ گریجویٹ تو ہو۔

(ب) وائس چانسلر کے (ایوبی دور کے آرڈیننس کی طرح) آمرانہ اختیارات اور پرو چانسلر کے عہدہ (جو وزیر تعلیم کے لئے رکھا گیا ہے) کا خاتمہ کیا جائے۔

(ج) سربراہ ادارہ کی اجازت کے بغیر تعلیمی اداروں کی حدود میں پولیس اور سیاسی عناصر کا داخلہ قطعاً ممنوع قرار دیا جائے۔

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی شاخیں متوجہ ہوں

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کا صوبائی کنونشن ۱۱، ۱۲ نومبر ۱۹۷۲ء کو مدرسہ محمودیہ کی بجائے "دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت" نزد معصوم شاہ مینارہ سکھر میں ہوگا۔ صوبائی کنونشن

صدر مجلس انتظامیہ

کرنل قذافی کو خراج تحسین

جمعیۃ طلباء اسلام ساہی وال نے کرنل قذافی کو اس اقدام پر خراج تحسین پیش کیا جس میں انہوں نے چور کی سزا ہاتھ کاٹنا اور ڈاکو کی سزا ٹانگ کاٹنا رکھی ہے

پاکستان عوامی پارٹی جمعیۃ طلباء اسلام میں ضم ہوگئی

ملتان۔ طلباء کی تنظیم "پاکستان عوامی پارٹی" نے جمعیۃ طلباء اسلام میں ضم ہونے کا اعلان کر دیا ہے

جمعیۃ طلباء اسلام سرگودھا کا انتخاب

صدر	محمد عارف	سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج
نائب صدر	محمد اکرم	سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کمرشل انسٹی ٹیوٹ
جنرل سیکرٹری	محمد جمیل	
سیکرٹری	محمد شاہد	گورنمنٹ ہائی سکول
خازن	طالب حسین	

نماز کافر اور مسلمان میں فرق پیدا کرتی ہے

حافظ آباد۔ مقامی جمعیۃ طلباء اسلام کے صدر عبدالحمید عاصم نے ہفتہ وار اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم سب مسلمان ہیں۔ اس لئے ہمیں پابند نماز ہونا چاہیئے کیونکہ مسلمان اور کافر کے درمیان نماز ہی فرق پیدا کرتی ہے انہوں نے صوبہ سرحد کی طرح پنجاب میں بھی احترام رمضان کا مطالبہ کیا

جمعیۃ طلباء اسلام لاہور کا مطالبہ

جمعیۃ طلباء اسلام لاہور کے صدر چوہدری محمد طفیل نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ نام نہاد (علیٰ) اداروں میں تخصیص ختم کی جائے اور زیادہ فیسیں چارج کرنے والے تعلیمی اداروں کو فوراً قومی تحویل میں لیا جائے۔

مجلس شوریٰ جمعیۃ طلباء اسلام پنجاب کا اجلاس

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے صدر رانا محمد اشفاق نے مجلس شوریٰ کا اجلاس ۱۶، ۱۷ دسمبر ۱۹۷۲ء کو صبح ۹ بجے صدر دفتر لاہور میں طلب کیا ہے جس میں صوبائی کنونشن کے انتظامات پر غور کیا جائے گا

(عبدالمتین چوہدری جنرل سیکرٹری)

اکابر کا رمضان

از حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مدظلہ العالی

اکابر دیوبند کے معمولات رمضان پر نہایت مفید اور جامع کتاب فوراً طلب فرمائیے۔ طباعت کتابت عمدہ قیمت دو روپے صرف۔

مکتبہ رشیدیہ ساہیوال

جمعیۃ طلباء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

- اپنے علاقہ کی مساجد کے ائمہ و خطباء کے مکمل پتہ جات صدر دفتر میں بھیجیں
- تنظیمی امور سے متعلق اپنی آراء سے مطلع کریں۔
- آج کل کالجوں میں انتخابات ہو رہے ہیں۔ ان میں اپنے نمائندوں کو سامنے لائیں
- ہر کام باہمی مشورے کے بعد کریں
- پنجاب کی شاخیں حسب وعدہ دس روپے ماہانہ منی آرڈر بھیجنے میں کسی قسم کی تاخیر نہ کریں
- اپنی اپنی لائبریریوں میں صرف علماء حق کی تصنیفات و تالیفات ہی رکھیں۔

(محمد اسلوب قریشی)

خدام الدین کا تبلیغ نمبر قیمت ۱/۲۵ مفت

آپ مندرجہ ذیل کتب میں سے کوئی سی دو کتابیں منگوا کر وصول کریں۔

اسلامی سیاست مولانا محمد زکریا صاحب قسم اعلیٰ	۵/-
" " " " " دوم	۳/۵۰
تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات اعلیٰ	۴/۵۰
" " " " " دوم	۳/۰
معارف الحدیث جلد ۱ مولانا منظور نعمانی صاحب	۱۰/۰
" " ۲ " "	۱۱/۵۰
" " ۵ " "	۱۲/۷۵

آپ بیتی جلد ۱ مولانا زکریا صاحب ۳ حصے ۸/-

چونکہ خدام الدین تبلیغ نمبر بہت محدود میں شایع ہوا ہے اس لئے اس کا سٹاک ختم ہوتے کی سکیم ختم ہو جائے گی۔ اس لئے آج ہی آرڈر بھیج دیں۔

مکتبہ زکریا شہزادی بلڈنگ متصل جامع مسجد عالمگیر مارکیٹ لاہور

حضرت مولانا سید بدر عالم صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

معارف الحدیث

وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انّ الرجل لیکون من اھل الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج والعمرۃ حتی ذکر سھام الخیر کلھا وما یجزیٰ یوم القیٰمۃ الّا بقدر عقلہ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ:- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نماز بھی پڑھتا ہے روزہ بھی رکھتا ہے۔ زکوٰۃ بھی دیتا ہے، اور حج بھی کرتا ہے اور عمرہ بھی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جتنے بھلائی کے کام ہیں آپ نے سب کا ذکر فرمایا لیکن آخرت جو ثواب اس کو ملتا ہے وہ صرف اس کے علم و عقل کے مطابق ملتا ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

شرح:- دنیا میں آج بھی یہی دستور ہے۔ کہ کسی انسان کی ظاہری محنت و مشقت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ اس کی عقل و فہم پر نظر کی جاتی ہے اسی لیے چھوٹی تنخواہ کے ملازمین کو دیکھئے کہ وہ کتنی مشقت اٹھاتے ہیں اور اس کے بدلے میں تنخواہ کتنی کم ملتی ہے۔ اور اونچے ملازمین کتنی راحت سے ایرکنڈیشن کمروں میں بیٹھے رہتے ہیں اور ان کو تھوڑے وقت میں تنخواہ بڑی ملتی ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شریعت مطہرہ میں عقل انسانی کو کتنی اہمیت دی ہے۔ یہاں کام کی کثرت پر نظر نہیں کی جاتی بلکہ ضبط و آئین یعنی بروقت ادائیگی، کیفیت اور اس قسم کے امور کا لحاظ رکھا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے احد پہاڑ کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب صحابہ کرامؓ کے مٹھی بھر جَو کے صدقہ کے ثواب کے مقابلہ میں کم ہے۔ تو جو شریعت عقل کا اتنا لحاظ کرتی ہو بلکہ بے عقل سے خطاب نہیں کرتی جیسے بچہ مجنون وغیرہ ایسی شریعت کے متعلق یہ غلط فہمی کہ اس کے احکام پر عمل کرنا بے عقلوں اور بے وقوفوں کا حصہ ہے کتنی بے عقلی ہے ایک بی اے، ایم اے یا ایک کروڑپتی تاجر دنیا کے دائرہ میں کتنا ہی عقلمند سمجھا جاتا ہے لیکن شریعت کی نظر میں اس کا نام بے وقوفوں کی فہرست میں ہے۔

اگر وہ خدا کی عطا کردہ فہم بصیرت کو اس کے صحیح محل میں صرف نہ کرے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی بڑے سے بڑا افسر غیر متعلق شعبوں میں اپنے وقت اور تجربہ کا بہترین حصہ صرف کرے اور اپنے متعلقہ شعبے کو معطل کر دے تو حکومت کی نظر میں اس کی اس لیاقت کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔

میرے ان متفرق کلمات پر اگر آپ غور کریں گے تو شریعت مطہرہ کے متعلق آپ کے دل سے بہت سی بدگمانیاں دور ہو جائیں گی اور یہ یقین ہو جائے گا کہ دین کا میدان بے عقلوں کے حوالے کرنے کا نہیں تھا۔ اس میں اہل عقل کو آنا چاہیے مگر حسرت ہے کہ یک من علم را دہ من عقل باید ؎

گوئے توفیق و سعادت در میاں افگندہ اند
کس بمیداں در نمی آید سواراں را چہ شد

ان فی ذالک لعبرۃً لاولی الابصار

(اسی میں عبرت ہے دیکھنے والوں کے لیے) پارہ ۳ ع ۱۰

وعن ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف عن الحرام ولا حسب کحسن الخلق۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان مشکوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوذر! سوچ کر کام کرنے سے بڑھ کر دانشمندی کی بات کوئی اور نہیں ہے۔ اور جن باتوں سے شریعت نے روکا ہے اس سے باز رہنا کوئی تقویٰ نہیں اور اخلاق اچھے ہوں اس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات نہیں۔

شرح:- حدیث کے ان تین مختصر جملوں میں معاش کا ذکر اور معاد کے سب اصول جمع کر دیئے گئے ہیں بشرطیکہ عقل سلیم اور نور بصیرت کے ساتھ آپ ان کو غور کے ساتھ پڑھیں اور ان کا مطلب سمجھ کر ان کے اوپر عمل کرنے کی کوشش کریں، یہاں صرف ایک مختصر جملہ لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ عوام نہیں بلکہ بعض مرتبہ حکومتیں بھی عبادت کی کثرت پر نظر کر کے اسی کو معراج تقویٰ تصور کر لیتے ہیں۔ حالانکہ بعض مرتبہ ان عبادات کے ساتھ کبھی کبھی شیطانی اغوا سے ایسی ایسی لغزشیں ہو جاتی ہیں جو ان تمام عبادات کے ثواب برابر کر دیتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا۔ جانتے ہو مفلس کون ہے؟ انہوں نے وہی جواب دیا جو سب کو معلوم ہے۔ یعنی مفلس وہ ہے جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں ہر قسم کی عبادتیں لیکر حاضر ہوگا، لیکن اس کی یہ تمام عبادتیں دوسروں کے حقوق کے عوض میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ اور وہ خالی کھڑا رہ جائے گا۔ یہ ہے درحقیقت مفلس، جس کے پاس سب کچھ ہو لیکن بوقت ضرورت کچھ نہ رہے۔

اس لیے حدیث میں اس پر تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ تقویٰ کا معیار یہ ہے کہ تمام منہیات شرعیہ سے پرہیز کرے۔ محرمات تو درکنار مشتبہ کاموں کے پاس نہ پھٹکے۔ اس کے بعد اگر عبادتیں بھی نصیب ہو جائیں تو یہ سونے پر سہاگہ ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ اگر خطرناک مریض دوا کے ساتھ پرہیز نہیں کرتا تو اس کو شفا کی امید رکھنا بیکار ہے

واللہ ولی التوفیق۔

عن ابی ذرٍ قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل من الخیر ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃٍ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشریٰ المؤمن۔

ترجمہ:- حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر ایک شخص کوئی نیک عمل کرے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کریں اور اس سے محبت رکھیں تو کیا ریا میں داخل نہیں؟ آپ نے جواب ارشاد فرمایا۔ یہ تو مسلمان کے لیے دنیا ہی میں نقد بشارت ہے۔ اور آخرت اجر اس کے لیے محفوظ ہے۔

شرح:- بنیادی لحاظ سے کسی عبادت کے اخلاص یا ریاکاری کے لیے ہونے کا دار و مدار اس عمل کے شروع کرنے کے وقت اس کی نیت پر ہے۔ اگر عبادت شروع کرنے کے وقت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے تھی اور اتفاقاً اس کی اس عبادت کو کسی نے دیکھ لیا تو اس کی عبادت میں نقص تو کیا پیدا ہوتا بلکہ اس کے لیے یہ باعث بشارت ہے۔

جواہرات سے زیادہ قیمتی
لطفو کورس
خواہ کسی بھی طریقہ سے جو ہر حیات جیسا قیمتی مادہ منی ضائع ہوتا ہو یا ہو گیا ہو چہرہ زرد سر میں چکر تنہائی پسند ذہنی پریشانی دل و دماغ معدہ و شانہ کی کمزوری مایوسی و شرمندگی پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے عضلات (مسلز) کی عمر بڑھاتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے قیمت مکمل کورس دس روپے اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار ۱۰ تا ۲ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے اصحاب بھی تشریف لائیں
ماہر طب حکیم عبد اللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی ۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی ایسنگلو یونانی دواخانہ رجسٹرڈ لاہور